1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(57)/2009/37. Dated 25th February, 2009. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, **I, Rana Muhammad Iqbal Khan, Speaker,** Provincial Assembly of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Wednesday, February 25, 2009 at 8.00 pm in the Assembly Chambers, Lahore.

Lahore — **RANA MUHAMMAD IQBAL KHAN**
February 25, 2009 — **Speaker**

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،25۔فروری2009

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

صوبہ پنجاب میں امن عامہ کی موجودہ صورتحال پر عام بحث

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر : رانا محمد اقبال خان

جناب ڈپٹی سپیکر : رانا مشہود احمد خان

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔ ملک محمد وارث کلو ایم پی اے پی پی۔42

2۔ جناب علی حیدر نور خان نیازی ایم پی اے پی پی۔45

3۔ چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ) ایم پی اے پی پی۔125

4۔ جناب محمد محسن خان لغاری ایم پی اے پی پی۔245

3۔ ایڈووکیٹ جنرل

خواجہ حارث احمد

4۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : جناب مقصود احمد ملک

سپیشل سیکرٹری : ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ

7

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا بارھواں اجلاس

بدھ،25۔فروری2009

(یوم الاربعاء،29۔صفر المظفر1430ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں رات 8بج کر50منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانامحمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِي ٱلۡأَرۡضِۖ وَهُوَ ٱلۡعَزِيزُ ٱلۡحَكِيمُo يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفۡعَلُونَo كَبُرَ مَقۡتًا عِندَ ٱللَّهِ أَن تَقُولُواْ مَا لَا تَفۡعَلُونَo

سُوۡرَةُ الصَّف آیات 1 تا 3

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو چیز زمین میں ہے سب خدا کی تنزیہ کرتی ہیں اور وہ غالب حکمت والا ہے۔ مومنو! تم ایسی بات کیوں کہا کرتے ہو جو کیا نہیں کرتے۔ خدا اس بات سے سخت بیزار ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں۔

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد مقبول نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روز محشر عذر ہائے من پذیر
گر تو می بینی حسابم ناگزیر
از نگاہ مصطفیٰ پنہاں گیر
آکھیں سوہنے نوں ہوائے نی جے تیرا گزر ہووے
میں مر کے وی نئیں مردا جے آقا تیری نظر ہووے
کیوں فکر کریں دل وچ ماسا وی اگیرے دا
اوہنوں ستے ای خیراں نیں جدے آقا مگر ہووے
دم دم نال ذکر کراں میں تیریاں شاناں دا
تیرے نام توں وار دیواں جنی میری عمر ہووے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ آج 120 اراکین اسمبلی کی طرف سے آئین کے آرٹیکل (3)54 کے تحت اسمبلی کا اجلاس طلب کرنے کی requisition دی گئی ہے۔ میں نے مذکورہ بالا اختیارات کے تحت اسمبلی کا اجلاس طلب کیا ہے۔ اب کارروائی کا آغاز کرتے ہیں۔ راناصاحب! آپ تحریک پیش کریں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

راناثناء اللہ خان: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آج کے حالات کے تناظر میں ہمارے معزز اراکین نے دستخط کر کے آپ کو جو requisition دی تھی کہ فوری طور پر اجلاس طلب کیا جائے تو آپ نے یہ اجلاس طلب فرمایا۔

میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> ”قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پی سی او سپریم کورٹ کے آج کے فیصلے کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔“

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> ”قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پی سی او سپریم کورٹ کے آج کے فیصلے کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔“

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> ”قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پی سی او سپریم کورٹ کے آج کے فیصلے کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔“

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

قرارداد

منتخب وزیراعلیٰ کی نااہلی کے بارے میں پی سی او ججوں کے فیصلے کی پُرزور مذمت

جناب سپیکر: اب محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:۔

''صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان آج آنے والے پی سی او سپریم کورٹ کے فیصلے کو جمہوریت پر شب خون تصور کرتا ہے۔ یہ ایوان آصف علی زرداری کے ایماء پر پی سی او ججوں کے ہاتھوں پنجاب کے منتخب وزیراعلیٰ کی نااہلی کو اتفاق رائے سے نہ صرف مسترد کرتا ہے بلکہ اس کی پُرزور مذمت بھی کرتا ہے۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ پی سی او کورٹ کی جانب سے نہ صرف پنجاب بلکہ پاکستان کے عوام کے mandate کی توہین کی گئی ہے اور جمہوریت کو پٹڑی سے اتارنے کی مذموم کوشش کی گئی ہے۔ یہ ایوان مسلم لیگ (ن) کے صدر میاں محمد شہباز شریف، قائد پاکستان مسلم لیگ (ن) میاں محمد نواز شریف پر اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور انہیں پاکستان کے عوام کے دل کی آواز قرار دیتا ہے اور پاکستان میں جمہوریت rule of law آزاد عدلیہ کے لئے جاری جدوجہد کے سالار قرار دیتا ہے اور ان کی قیادت میں بھرپور جدوجہد کا عزم کرتا ہے۔''

(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران میاں محمد نواز شریف زندہ باد،
میاں محمد شہباز شریف زندہ باد کے نعرے لگانے لگے)

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:۔

''صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان آج آنے والے پی سی او سپریم کورٹ کے فیصلے کو جمہوریت پر شب خون تصور کرتا ہے۔ یہ ایوان آصف علی زرداری کے ایماء پر پی سی او ججوں کے ہاتھوں پنجاب کے منتخب وزیراعلیٰ کی نااہلی کو اتفاق رائے سے نہ صرف مسترد کرتا ہے بلکہ اس کی پُرزور مذمت بھی کرتا ہے۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ

پی سی او کورٹ کی جانب سے نہ صرف پنجاب بلکہ پاکستان کے عوام کے mandate کی توہین کی گئی ہے اور جمہوریت کو پٹڑی سے اتارنے کی مذموم کوشش کی گئی ہے۔ یہ ایوان مسلم لیگ (ن) کے صدر میاں محمد شہباز شریف، قائد پاکستان مسلم لیگ (ن) میاں محمد نواز شریف پر اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور انہیں پاکستان کے عوام کے دل کی آواز قرار دیتا ہے اور پاکستان میں جمہوریت، rule of law آزاد عدلیہ کے لئے جاری جدوجہد کے سالار قرار دیتا ہے اور ان کی قیادت میں بھرپور جدوجہد کا عزم کرتا ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! یہ قرارداد بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ آج پی سی او ججوں نے نہ صرف اس ملک میں جمہوریت پر شب خون مارا ہے بلکہ 18۔فروری کو جو mandate اس ملک کی عوام نے پاکستان مسلم لیگ (ن) کو دیا تھا، اس ملک کی سولہ کروڑ عوام نے اس دن آمریت کو دفن کر دیا اور مشرف کی باقیات کو دفن کر دیا لیکن یہ وہی پی سی او جج ہیں جنہوں نے سپریم کورٹ کے اوپر 3۔نومبر کے حملے کو جائز قرار دیتے ہوئے ان سپریم کورٹ۔ ججوں کے اوپر بیٹھ کر ایک آمر کو باوردی الیکشن لڑنے کی اجازت دی اور اس کے بعد انہوں نے اس باوردی جرنیل کو موقع فراہم کیا کہ وہ اس قوم کے اوپر مسلط رہے لیکن اس ملک کے عوام نے 18۔فروری کو اس جرنیل کو دفن کر دیا، اسے جہنم واصل کیا لیکن ان پی سی او ججوں نے اپنی اسی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے آج دوبارہ اس ملک کی، اس صوبے کی منتخب قیادت پر حملہ کیا ہے۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ اس قرارداد پر ووٹنگ سے پہلے اس معزز ایوان میں جو اراکین بیٹھے ہیں اور اس پر بات کرنا چاہتے ہیں آپ انہیں موقع دیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر بہت سے معزز ممبران پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: مجھے پتا ہے کہ آپ سب جذباتی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آج کا دن آپ کے لئے انتہائی اہم ہے اور اس پر ہم کوشش کریں گے کہ زیادہ سے زیادہ دوستوں کو accommodate کر سکیں۔ یہ کوئی چھوٹی بات تو نہیں ہے جو کچھ ہوا ہے مجھے افسوس ہے لیکن اپنے جذبات کو قابو میں رکھئے گا اور دشنام طرازی سے پرہیز کیجئے گا۔ میری آپ سے یہی اپیل ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جی، چودھری عبدالغفور صاحب!

چودھری عبدالغفور: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے آج تاریخ کے اس سیاہ ترین دن کے موقع پر مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ یہ ملک پاکستان برصغیر کے لاکھوں مسلمانوں کی قربانیوں کے بعد حاصل کیا گیا۔ اس ملک پاکستان کے لئے ہماری لاکھوں بہنوں اور بیٹیوں نے اپنی عزتیں لٹوائیں آج اس موقع پر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ:

سینے دے وچ بلماں ٹٹیاں، قلم ہوئے سر قلماں ٹٹیاں
عصمت دی ٹہنی دے نالوں نجمہ، عائشہ سلمیٰ ٹٹیاں
تاں جا کے ایہہ موقع بنیا، پاکستان کوئی سوکھا بنیا

جناب سپیکر! برصغیر کے مسلمانوں نے اس ملک کے لئے قربانی اس لئے نہیں دی تھی کہ کوئی ڈکٹیٹر جب چاہے وہ آئے اور گن پوائنٹ پر اس ملک پر قابض ہو جائے، کوئی سازشی صدر زرداری آئے اور اس ملک کے پی سی او سپریم کورٹ سے اس ملک کے واحد لیڈر میاں محمد نواز شریف، اس صوبے کے وزیراعلیٰ جو وزیراعلیٰ ہوتے ہوئے اپنے آپ کو خادم اعلیٰ کہتے ہیں۔ ان کو disqualify کرے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

آج پنجاب کے اس صوبے کے اندر، پاکستان کے سب سے بڑے ایوان کے اندر کھڑے ہو کر میں یہ کہنا چاہتا ہوں، ان پی سی او ججوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اب تمہارا وقت گزر چکا ہے۔ میرے قائد کی نااہلی کا فیصلہ کرنے والے تم کون ہو؟ تم خود نااہل ہو اور آج پاکستان کے سولہ کروڑ عوام میاں محمد نواز شریف کے ساتھ ہیں، جناب شہباز پاکستان، خادم اعلیٰ پنجاب کے ساتھ ہیں۔ مجھے یہ بھی کہنے کی اجازت دیں کہ ان پی سی او ججوں نے اس ملک پر، اس قوم کی روح پر جو خنجر چلایا ہے اس کے ساتھ دو روپے کی روٹی دینے والے خادم اعلیٰ کو نااہل کرنے والے یہ کون ہیں اور ہسپتالوں میں جو خادم مفت دوائیاں دے رہا تھا، پاکستانی قوم کا درد لے کر جس وزیراعلیٰ نے اپنے اوپر آرام کو بھی حرام سمجھا ہوا تھا، میری قیادت کو disqualify کرنے والے یہ کون ہوتے ہیں؟ مجھے یہ کہنے کا موقع دیں کہ:

لگدی نالوں ٹٹدی چنگی بے قدراں دی یاری
چنگا ہوئیا لڑ نیڑوں چھٹیا عمر نئیں لنگی ساری

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم پہلے ہی کہتے تھے کہ یہ دھوکے باز شخص ہے اور ہم نے پہلے ہی کہا تھا کہ کہیں ایک دن ہمیں یہ کہنا پڑے گا کہ:

اسیں یاری یاری کر دے رہے
اوہ وقت گزاری کر دے رہے
اسیں جان دی بازی لا بیٹھے
اوہ دنیا داری کر دے رہے

جناب سپیکر! انہوں نے اس ملک اور قوم کی روحوں پر جو گہرے زخم لگائے یہ میرے قائد کو disqualify نہیں کر سکتے، اب اس کا فیصلہ پاکستان کے سولہ کروڑ عوام نے کرنا ہے اور اب پاکستان کے اندر مجھے سمجھ نہیں آتی کہ جب ہم عدلیہ کی آزادی کی بات کرتے ہیں، عدلیہ کی آزادی دراصل پاکستان بچانے کی جنگ ہے۔ میرا قائد آج اقتدار کی جنگ نہیں لڑ رہا۔ میرا قائد میاں محمد نواز شریف آج پاکستان کی جنگ لڑ رہا ہے، پاکستانی قوم کی جنگ لڑ رہا ہے، پاکستان کے اداروں کی جنگ لڑ رہا ہے، ان ظالموں نے جو ظلم کیا ہے یہ آصف زرداری کون ہوتا ہے؟ میں آج اس ایوان کے اندر کھڑے ہو کر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ 12۔ مئی کو کراچی میں پی ایم ایل اور پی پی پی کے کارکنوں نے جو گولیاں کھائی تھیں، پیپلز پارٹی کے کیمپ پر اسلام آباد کے اندر جو blast ہوا تھا وہ اقتدار کے لئے نہیں تھا۔ ابھی پیپلز پارٹی کے ان کارکنوں کے کفن بھی میلے نہیں ہوئے، ان کے یتیم بچوں کے آنسو بھی نہیں سوکھے، اس زرداری کو ان یتیم بچوں کے آنسو کیوں بھول گئے؟ 12۔ مئی کے شہدا کو کیوں بھول گئے؟ اس کو میثاق جمہوریت کی دھجیاں اڑانے کی اجازت کس نے دی؟ محترمہ بے نظیر بھٹو آج بھی میڈیا پر یہ کہتی نظر آتی ہیں کہ چودھری افتخار کے گھر پر پاکستان کا جھنڈا لگے گا اور چودھری افتخار سپریم کورٹ کے کورٹ نمبر 1 میں بیٹھیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج ہم یہ تہیہ کرتے ہیں کہ انشاءاللہ تعالیٰ چودھری افتخار کو چیف جسٹس سپریم کورٹ بحال کروائیں گے، عدلیہ آزاد ہو گی اور دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کے اندر عدلیہ کو آزاد ہونے سے نہیں روک سکتی۔ میرے قائد نے تو یہ سوچ لیا ہے کہ:

اپنے خواب سے جو کٹ کر جیوں تو میرے خدا
اجاڑ دے میری مٹی کو دربدر کر دے

میری یہ زمیں بھی میرا آخری حوالہ ہے
میں رہوں نہ رہوں تو اس کو بارور کر دے

جناب سپیکر! ہم آج اس جعلی پی سی او عدلیہ کے اس فیصلے کی مذمت کرتے ہیں۔ اس کو reject کرتے ہیں اور اس عہد کے ساتھ اب انشا اللہ پاکستان کے اندر عدلیہ آزاد ہو گی۔ پاکستان آزاد ہو گا، پاکستان کے ادارے آزاد ہوں گے، میاں محمد نواز شریف کی قیادت میں پاکستان اپنے target کو achieve کرے گا اور پاکستان ایشیا کا ٹائیگر بنے گا۔ آج اس شخص کو انہوں نے disqualify کیا ہے جس کا نام، میرا لیڈر میاں محمد نواز شریف ہے، شہباز پاکستان ہے۔ میاں محمد نواز شریف ایسے ہی نہیں بن جاتا بلکہ میاں محمد نواز شریف بننے کے لئے کلنٹن کے پانچ ٹیلی فونوں کے بدلے پانچ ایٹمی دھماکے کرنے پڑتے ہیں، موٹروے بنانے پڑتے ہیں، گوادر بندرگاہ بنانی پڑتی ہے، شاہین اور غوری میزائل کے کامیاب تجربات کرنے پڑتے ہیں اور پھر پاکستان کی محبت میں 12۔اکتوبر 1999 کو ہتھکڑی لگوانی ضروری ہے، جلاوطن ہونا پڑتا ہے، اپنی بیٹیوں کی شادی سے لے کر اپنے والد محترم کا جنازہ چھوڑنا پڑتا ہے، پھر میاں محمد نواز شریف بنتا ہے، پھر میاں محمد شہباز شریف بنتا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اپنی بات ختم کر دی کہ:

خدا کرے کہ یارب میری ارض پاک پر اترے
وہ فصل گل جسے اندیشہ زوال نہ ہو
یہاں جو پھول کھلے وہ کھلا رہے برسوں
یہاں سے خزاں کو گزرنے کی بھی مجال نہ ہو
یہاں پر جو بھی سبزہ اُگے وہ سبز رہے صدیوں
اور ایسا سبز کہ جس کی کوئی مثال نہ ہو
خدا کرے کہ میرے کسی بھی ہم وطن کے لئے
حیات جرم نہ ہو زندگی وبال نہ ہو

پاکستان زندہ باد، نواز شریف زندہ باد، شہباز شریف زندہ باد

جناب سپیکر: سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب!

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے floor دیا ہے۔ میں اپنے ساتھی چودھری عبدالغفور خان کے جذبات اور خیالات سن رہا تھا اور دل ہی دل میں کڑھ رہا تھا کہ آٹھ سال آپ نے، میں نے، پاکستان مسلم لیگ(ن) کے ہر کارکن اور عہدیدار نے، ہماری قیادت نے قربانیاں دیں، ہر قسم کی تکالیف اور مصیبتیں برداشت کیں۔ اپنے بیٹوں کو جیلوں میں جاتے دیکھا، اپنے گھروں پر raids ہوتے دیکھے، چادر اور چار دیواری کو پامال ہوتے دیکھا لیکن اپنی جدوجہد اور اپنی اس کوشش میں کوئی فرق نہیں آنے دیا کہ ڈکٹیٹر سے اللہ تعالیٰ ہمیں نجات دے اور وطن عزیز پاکستان میں جمہوریت اور جمہوری دور بحال کیا جائے۔

یہاں یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس کوشش میں پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے بھی قربانیاں دیں۔ کراچی میں ان کی جانیں گئیں، اسلام آباد میں جب محترمہ بے نظیر بھٹو کو شہید کیا گیا تو اس میں ان کے کافی سارے کارکن شہید بھی ہوئے اور بھی ایسے مقامات ہیں جہاں پیپلز پارٹی نے تقریباً ہمارے ساتھ ساتھ struggle بھی کیا۔ چیف جسٹس کی پیشیوں پر بھی وہ آتے رہے۔ آج دکھ سے کہنا پڑتا ہے کہ پھر جو ماضی میں آٹھ سال کا دور ہم نے دیکھا تھا کہ فرد واحد ایک آدمی ملک میں من مانی کرتا تھا person specific قانون بنائے جاتے تھے کہ فلاں کو رگڑا دینا ہے اس کے لئے قانون بنایا جاتا تھا۔ آج وہی نمونہ پھر سے ملک دیکھ رہا ہے کہ ایک مضبوط قیادت میاں محمد نواز شریف جو پاکستانی عوام کے دلوں میں راج کرتی ہے، ان کو اپنی راہ سے ہٹانے کے لئے عدلیہ کو استعمال کیا گیا۔ (شیم، شیم)

جناب والا! میں بے بنیاد الزام نہیں لگا رہا بلکہ ثبوت کے ساتھ بات کر رہا ہوں کہ تین گھنٹے پہلے میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف کے ساتھ ہم بیٹھے ہوئے تھے اور وہاں الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا بھی بھرپور طور پر موجود تھا تو وہاں انہوں نے یہ انکشاف کیا کہ جب زرداری نے میاں محمد شہباز شریف وزیر اعلیٰ پنجاب کو President House اسلام آباد کھانے پر مدعو کیا تھا تو یہ اس کے الفاظ تھے جو میں انگریزی میں آپ کی اجازت کے ساتھ دہرانا چاہتا ہوں۔

> "This is a business. You will have to give something to Dogar in order to get rid of yard disqualification."

پریس کانفرنس میں میاں صاحب کا جب بیان ختم ہوا تو کچھ صحافی حضرات نے پوچھا کہ میاں محمد شہباز شریف صاحب! ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ آپ نے اس وقت یہ انکشاف کیوں نہیں کیا آج کیوں

بتا رہے ہیں؟ تو اس وقت میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف دونوں نے اس کا جواب دیا تھا کہ ہم یہ اس لئے نہیں بتانا چاہتے تھے کہ ہم چاہتے ہیں کہ یہ اسمبلیاں چلیں، اسمبلیوں کا وقار بحال ہو، جمہوریت کا وقار بحال ہو اور ہم سیاستدانوں کے نام یہ بدنامی نہیں لینا چاہتے۔ آج مجبور ہو کر میں یہ انکشاف کر رہا ہوں کہ اس شخص نے ثابت کر دیا کہ میری بات تم نے نہیں مانی، دیکھا جج میرے کہنے پر چلتے ہیں۔ اس شخص کو محترمہ بے نظیر بھٹو کا خون بھی بھول گیا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کے معاہدوں پر کئے ہوئے دستخط بھی بھول گئے۔ (شیم، شیم)

شہید بے نظیر بھٹو صاحبہ کے وہ اقرار بھول گئے جو انہوں نے عوام اور میڈیا کے سامنے جمہوریت کی بحالی کے لئے اور ڈکٹیٹر شپ کے خلاف میاں صاحب کے ساتھ چل کر مہم چلائی تھی۔ اس شخص کو اپنے پیپلز پارٹی کے کارکنوں کا خون بھی بھول گیا جو انہوں نے کراچی میں بہایا اور جو مختلف مقامات پر بہایا اور جو انہوں نے مختلف تکالیف اور مصیبتیں اٹھائیں۔ یہ تکالیف اور مصیبتیں اس لئے اٹھائی تھیں کہ وطن عزیز پاکستان میں ڈکٹیٹر شپ ختم ہو اور جمہوری نظام رائج کیا جائے۔ ہم ان سے کوئی گلہ نہیں کرتے اور مجھے افسوس اس بات کا ہوتا ہے کہ اندرون ملک ہمارے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے وہ تو ہم بھگت رہے ہیں لیکن عالمی برادری میں بھی پاکستان کی ساکھ ختم ہو چکی ہے کہ جب ایک ملک کا صدر یہ اعلان کرتا ہے کہ معاہدے کوئی قرآن یا حدیث کے حروف نہیں ہوتے جو بدلے نہیں جا سکتے یا مٹائے نہیں جا سکتے جبکہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اللہ کا حکم ہے کہ جو معاہدہ کرو اس کو پورا کرو۔ رحمت اللعالمین نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ "جو وعدہ کرو اس کو پورا کرو"۔ یہ شخص صرف اس پرویز مشرف کی طرح اپنے اقتدار کو زیادہ مضبوط کرانے کی خاطر تحریری معاہدوں سے انحراف، جمہوری اصولوں سے انحراف اور عدالت پر اپنے آپ کو حاوی کرنا چاہتا ہے کہ کسی طرح سے میرے سامنے کوئی مضبوط اپوزیشن ہی نہ رہے لیکن وہ بھول رہا ہے کہ میاں نواز شریف تو بہت سے کٹھن مراحل سے نکل کر آج اس مقام پر پہنچے ہیں۔ اٹک قلعے کی کال کوٹھڑی میں وہ رہے ہیں۔ جہاں ان کو دن اور رات کا فرق پتا نہیں لگتا تھا۔ وہاں جنگلوں کی بجائے لوہے کی چادریں لگی ہوئی تھیں۔ ان کے بیٹے کا کوئی پتا نہیں تھا کہ وہ کہاں قید ہے؟ ان کے بھائی کا پتا نہیں تھا کہ وہ کہاں قید ہے؟ ان کے والد صاحب کا انتقال ہوتا ہے جیسے ابھی چوہدری صاحب ذکر کر رہے تھے تو اس ظالم سے انہوں نے اپیل نہیں کی کہ ہمیں والد کو دفنانے دیا جائے انہوں نے صرف ایمبیسیڈر سے کہا تھا۔ ان کو یہ کہا جاتا ہے کہ آپ ہمیں تحریر لکھ کر دیں کہ آپ صرف والد کو دفنا کر چلے جائیں گے تو انہوں نے کہا کہ ہم اس شخص کو لکھ کر کچھ بھی نہیں دیں گے۔ آج وہ

زرداری کو کیا پوچھیں گے ؟ میاں محمد نواز شریف ایک شخص ہے وہ اس وقت پاکستان کا واحد لیڈر ہے جو پاکستان کے چاروں صوبوں کو اکٹھا رکھ سکتا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

میں ذاتی مشاہدے کی بنیاد پر کہہ رہا ہوں کہ حال ہی میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف کے ہمراہ بلوچستان گیا ہوں، اس سے پہلے میں سرحد گیا ہوں اور اس سے پہلے میں سندھ جاتا رہا ہوں۔ یہ میں اپنے ذاتی مشاہدے سے کہہ رہا ہوں کہ لوگ میاں محمد نواز شریف کے انتظار میں ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ اس شخص کے دل میں پاکستان کے لئے محبت ہے۔ اس کو عہدوں کی اور بڑے بڑے منصبوں کا کوئی لالچ نہیں ہے۔ انہوں نے ثابت کر دیا ہے، انہوں نے کبھی پی سی او عدالتوں کو contest نہیں کیا ، وہ اس عدالت میں جانا نہیں چاہتے جن ججوں نے پی سی او کے تحت حلف اٹھایا ہے۔ آج انہوں نے پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ اگر اس عدالت نے ان کی نااہلیت ختم کر دی ہوتی، ان کو اجازت دی ہوتی کہ وہ الیکشن میں حصہ لے سکتے ہیں، آج انہوں نے کہا اور آج کا تازہ ترین بیان ہے کہ میں نے یہ عہد کیا ہوا تھا کہ میں الیکشن میں حصہ نہیں لوں گا، اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ کسی عہدے کے لالچ میں یہ بات نہیں کر رہے ہیں، کسی ذاتی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے وہ بات نہیں کر رہے۔ وہ یہی کہتے ہیں کہ مجھے پاکستان میں صحیح معنوں میں جمہوریت بحال کرنی ہے، ایک آزاد اور خود مختار عدلیہ کا قیام کرا کر عام آدمی کے حقوق کو تحفظ دینا ہے۔ آج ایک چھوٹے ڈکٹیٹر نے، وہ بھاری بوٹوں کے ساتھ آیا تھا یہ بڑے فینسی بوٹ اور فینسی سوٹ پہن کر آتا ہے، اس ملک میں اپنی پھر من مانی شروع کر دی۔ آج وہ ڈکٹیٹر جس کو اپنی بندوق پر ناز تھا، وہ گمنامی اور بے بسی کی زندگی گزار رہا ہے۔ یہ زرداری بھول رہا ہے کہ اس کا انجام اس سے بھی بُرا ہو گا۔ اسی زرداری نے میاں نواز شریف سے یہ بات کی تھی، وہ اس مؤقف سے ہٹ گیا ہے جو اس نے معاہدے میں میاں صاحب کے ساتھ کیا تھا کہ اس کا اسمبلی میں trial ہونا چاہئے کہ براہ مہربانی اس کو indemnity دی جائے۔ یعنی جو اس کی کرتوتیں تھیں ، جو کچھ پرویز مشرف نے کیا اس کو اسمبلی معاف کر دے۔ وہ بھول رہا ہے کہ اس کو تو تم نے وہ دے دی، اس کا تو تم نے اسمبلی کے ذریعے trial نہ کیا لیکن تمہارا اسمبلی میں انشاء اللہ trail ہو گا جب صحیح جمہوری دور آئے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران نے میاں محمد نواز شریف
اور میاں محمد شہباز شریف کے حق میں نعرے بازی کی)

نواز تیرے جانثار، بے شمار، بے شمار
شہباز تیرے جانثار، بے شمار، بے شمار
قدم بڑھاؤ نواز شریف، ہم تمہارے ساتھ ہیں
قدم بڑھاؤ شہباز شریف، ہم تمہارے ساتھ ہیں

جناب سپیکر! کتنے دکھ کی بات ہے کہ جو آج چین کے دورے پر ہے یہ کہتا ہے کہ میں پاکستان کے لئے یہ کر رہا ہوں، میں پاکستان کے لئے وہ کر رہا ہوں۔ وہ NRO کے سائے میں جو باہر اربوں ڈالروں کی جائیدادیں بنائی ہیں یہاں سے لوٹ کر وہ پاکستان کو واپس نہیں کرتا۔ (شیم، شیم)

اگر تم پاکستان کے اتنے ہمدرد ہو کہ تم بیرون ملک جا کر چین سے یا دوسرے ملکوں سے کوئی امداد مانگتے ہو، اگر تم اپنے ہو تو تم نے یہاں سے جو ڈالر مختلف طریقوں سے نکالے ہیں وہ واپس دے دو، ہمارے پاکستان کے مسائل ختم ہو جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

یہ حساب پاکستان پر قرض ہے۔ ڈکٹیٹر نے اس کو معافی دی تھی، یہ ڈکٹیٹر کو معافی دے رہا ہے لیکن جب صحیح معنوں میں اسمبلی پھر سے elect ہو گی، جب بھی ہو یہ اللہ کو پتا ہے میں کچھ نہیں کہتا اس کا بھی حساب لیا جائے گا اور جو اس کے سوئس اکاؤنٹس یا برطانیہ میں اس کی جائیدادیں اور محلات ہیں اس کا حساب بھی لیا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز NRO کو اسمبلی ختم کرے گی اور پھر اس سے یہ حساب لیا جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج سپریم کورٹ کے جن ججوں نے یہ فیصلہ کیا ہے انہوں نے جمہوریت کا گلہ گھونٹنے کی ایک انوکھی مثال پیدا کر دی ہے۔ ان دو ہستیوں کو، میں پھر کہہ رہا ہوں کل یہاں گورنر سندھ آئے ہوئے تھے کیونکہ میاں محمد شہباز شریف جب بحیثیت وزیراعلیٰ پنجاب سندھ گئے تھے ان کو گورنر سندھ نے چائے کی دعوت پر بلایا تھا۔ وہ یہاں چودھری صاحبان کے ساتھ اظہار ہمدردی کرنے کے لئے آئے تھے تو وزیراعلیٰ پنجاب نے ان کو کھانے پر بلایا میں بھی اسی کھانے پر موجود تھا، لاء منسٹر صاحب موجود تھے۔ ان کے یہ الفاظ تھے کہ میاں صاحب کراچی میں بھی لوگ آپ کی گورنمنٹ کی تعریف کرتے ہیں اور سندھ میں بھی عوام آپ کی گورنمنٹ کی تعریف کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ یہ ان کی تعریف نہیں بلکہ ان کے کام کی تعریف ہے۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! ان کے کام کی ہی تعریف ہے میں ان کی شکل صورت کی تو تعریف نہیں کر رہا ہوں اور لوگ ان کی گورنمنٹ کی تعریف کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم بلوچستان گئے ہیں، سرحد میں گئے ہیں تو وہاں لوگ میاں صاحب کی مثال دیتے ہیں اور اس شخص کو نااہل قرار دے دیا گیا ہے۔ (شیم، شیم)

میاں نواز شریف جو لوگوں کے دلوں میں بستے ہیں، یہاں کوئی ایسا رکن اسمبلی نہیں بیٹھا جو ذاتی طور پر ان سے پیار نہ کرتا ہو۔ میں سچ کہہ رہا ہوں یا غلط کہہ رہا ہوں آپ ان سے پوچھ سکتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران میاں محمد نواز شریف
اور میاں محمد شہباز شریف کے نعرے لگانے لگے)

میاں تیرے جانثار، بے شمار، بے شمار
میاں تیرے جانثار، بے شمار، بے شمار

ایسی قیادت تو برسوں میں کہیں کسی قوم کو میسر آتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اللہ تعالیٰ نے ایک لمبے عرصے بعد، ایک کٹھن دور کو جھیلنے کے بعد ہمیں کچھ روشنی عطا کی تھی اور اس شخص کی یہ خواہش ہے کہ اس روشنی کو، اس چراغ کو لے کر ہم ملک کے کونے کونے تک جائیں۔ میاں محمد نواز شریف نے یہ عہد کیا ہے کہ وہ گھر نہیں بیٹھیں گے، وہ اس ظالم کے ظالمانہ فیصلے کے خلاف چاروں صوبوں میں جائیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز اراکین میاں محمد نواز شریف
اور میاں محمد شہباز شریف کے حق میں نعرے لگانے لگے)

قدم بڑھاؤ نواز شریف، ہم تمہارے ساتھ ہیں
قدم بڑھاؤ شہباز شریف، ہم تمہارے ساتھ ہیں
پاکستان مسلم لیگ (ن) زندہ باد
پاکستان مسلم لیگ (ن) زندہ باد

وہ جمہوریت کا پیغام لے کر ہر صوبے میں اجتماعات سے خطاب کریں گے۔ میں اس چیز کا گواہ ہوں کہ گزشتہ چھ یا سات دن سے ملک بھر سے میاں صاحب سے ملاقات کرنے کے لئے ان کی

رہائش گاہ رائیونڈ میں وفود آتے رہے ہیں اور ان کے پاس اب اتنا ٹائم نہیں ہے کہ وہ کس کس کو کتنا وقت دے سکیں۔ میاں صاحب کی قیادت اور ان کے کام، خلوص اور وطن کے ساتھ محبت کی وجہ سے لوگوں کی ان سے امیدیں ہیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ شخص جو آج میاں صاحب کا ساتھ نہیں دے گا۔ وہ مرد یا عورت یا بوڑھا یا بچہ جو آج میاں صاحب کا ساتھ نہیں دے گا وہ اپنے وطن کے ساتھ زیادتی کرے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

(نعرہ بازی)

(میاں نواز شریف زندہ باد، میاں نواز شریف زندہ باد)

کیا یہ صرف میاں صاحب کا فرض ہے کہ وہ اپنے ملک کو بچانے نکلے ہوئے ہیں؟ کیا اتنا ہی یہ فرض میرا نہیں ہے یہ ان حضرات کا، خواتین کا بھی اتنا ہی فرض ہے کہ ہم اپنے وطن کا دفاع کریں۔

(نعرہ بازی)

قدم بڑھاؤ نواز شریف، ہم تمہارے ساتھ ہیں
قدم بڑھاؤ نواز شریف، ہم تمہارے ساتھ ہیں

جناب سپیکر! آپ اپنے صوبے سے باہر جا کر حالات دیکھیں تو میاں نواز شریف کے پیغام سے وہاں ٹھنڈک پہنچتی ہے ورنہ پنجاب کو سرحد گالی نکالتا تھا، سندھ گالی نکالتا تھا، بلوچستان گالی نکالتا تھا اگر آج کچھ فرق ہے تو میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی وجہ سے ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز اراکین میاں محمد نواز شریف
اور میاں محمد شہباز شریف کے حق میں نعرے لگانے لگے)

دریاؤں میں پانی نواز شریف
بادل میں ہلچل نواز شریف
دریا کی موجیں نواز شریف
بہتا پانی نواز شریف
موجوں کی آوازیں نواز شریف
بہتا پانی نواز شریف
سورج کی کرنیں نواز شریف

ہر دل کی دھڑکن نواز شریف
گو زرداری گو ، گو زرداری گو

جناب سپیکر: جی،اب بات کرنے دیں۔پلیز! اب بات کرنے دیں۔آرڈر پلیز!۔۔۔

(نعرہ بازی)

جس نے اپنی بیوی ماری
ہائے زرداری ، ہائے زرداری

آرڈر پلیز!آرڈر پلیز!

(نعرہ بازی)

بی بی کے بعد کس کی باری
ہائے زرداری ، ہائے زرداری

سردار صاحب بات کر رہے ہیں، بات کرنے دیں۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! میں ہاؤس کے جذبات کا احترام کرتا ہوں اسی لئے میں خاموشی سے ان کے جذباتی نعروں کو سنتا رہا ہوں۔ یہ آپ کی شفقت ہے کہ آپ نے مجھے ایوان میں پھر سے بولنے کا موقع فراہم کیا لیکن ان کے جذبات آپ کب تک قید کریں گے یا کوئی شخص کب تک قید کرے گا اور یہی جذبات اگر آپ گلیوں میں، سڑکوں میں، دیہاتوں میں نکل کر دیکھیں۔ میں ابھی آپ کو تازہ واقعہ سناتا ہوں کہ آج چیف جسٹس آف پاکستان کا ڈیرہ غازی خان میں دورہ تھا۔ ڈیرہ غازی خان ایک دورافتادہ علاقہ ہے، پسماندہ علاقہ ہے۔ میں یہاں ہاؤس کے اندر آنے سے پہلے اپنے بیٹے سے بات کر رہا تھا اور وہاں یہ کیفیت ہے کہ سرے سے جلوس کی tail نظر نہیں آتی، کوئی سڑک نہیں ہے جو لوگوں سے بھری ہوئی نہ ہو، کوئی شخص اب گھر کے اندر نہیں بیٹھا especially جب سے لوگوں نے سپریم کورٹ کا فیصلہ سن لیا ہے ہر شخص سڑک پر نکلا ہوا ہے اس میں خواتین بھی ہیں، مرد بھی ہیں، بوڑھے بھی ہیں، بچے بھی ہیں۔ لوگوں کے یہ جذبات اب آپ دیکھتے چلیں گے، روز بروز آپ لوگوں کے جذبات دیکھتے چلیں گے اور جب اس قافلے کی قیادت میاں نواز شریف نے کرنی ہو، وہ اعلان کر چکے ہیں تو پھر آپ دیکھیں گے کہ پاکستان میں اس فیصلے کے خلاف اور ایک منی ڈکٹیٹر جو اپنے آپ کو پھر اسی

ڈکٹیٹر کی طرح بنانا چاہتا ہے اس کے خلاف کتنی نفرت ہے اور لوگ اسی طرح انشاء اللہ سڑکوں پر نکلیں گے۔

(نعرہ بازی)

نواز شریف زندہ باد، نواز شریف زندہ باد

خواجہ عمران نذیر:

بن کے مست ملنگ رہیں گے
نواز تیرے سنگ رہیں گے
بن کے مست ملنگ رہیں گے
شہباز تیرے سنگ رہیں گے
جینا ہوگا مرنا ہوگا
دھرنا ہو گا، دھرنا ہوگا

جناب جوئیل عامر سہوترا:

نواز تیرے جانثار
بے شمار، بے شمار
نواز تیرے جانثار
بے شمار، بے شمار

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب!

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ لوگوں کے جذبات کو روکنا یا قید کرنا کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔آپ دیکھیں یہاں اس ہاؤس میں دیکھ لیں میرے خیال میں اس ہال سے، اس مقدس بلڈنگ سے سب سے دور افتادہ علاقہ صادق آباد ہے، چودھری شفیق ایم پی اے صادق آباد بھی یہاں بیٹھے ہیں، یہ پنجاب کا آخری حلقہ ہے، وہاں سے سفر کر کے آئے ہیں صرف اپنی پارٹی کی قیادت کے بلاوے پر اور دوسری طرف اٹک ہے، اٹک کے یہاں ممبران۔۔۔ وہ دیکھیں کرنل صاحب اور ان کے ساتھی آئے بیٹھے ہیں یعنی صرف ایک کال پر یہ لوگ یہاں پہنچے ہیں اور جب یہ ٹیم انشاء اللہ ضلعوں اور اپنے حلقوں میں اترے گی اور لوگوں کے جذبات کو

اکٹھا کریں گے، جماعت موجود ہے، ان کو صرف اکٹھا کرنا ہے تو پھر میں دیکھوں گا کہ زرداری صاحب! لیکن ہمیں افسوس اس بات کا ہے، یہ بدنام ہو گیا، عدلیہ کو بھی اس نے بدنام کر دیا لیکن ساتھ ساتھ ملک کو بھی تو بدنام کیا ہے جس ملک کی سپریم کورٹ سے ایسے فیصلے آنا شروع ہو جائیں گے تو پھر عالمی برادری میں ہمارا کیا بچے گا؟

راؤ کاشف رحیم خان:[*********]

جناب سپیکر: No, please, no please۔ یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ :جناب سپیکر !میں آپ کی وساطت سے اپنے ساتھیوں سے درخواست کروں گا کہ اس مقدس ایوان کا لحاظ رکھیں اس کے باہر جو مرضی کرتے رہیں۔ وہ جانور ویسے بھی وفادار جانور مشہور ہے۔ باہر ہم بازار میں سن رہے ہیں کہ اس فیصلے کی وجہ سے بزنس اداروں میں crash کی خبریں آ رہی ہیں، جو مختلف stock exchanges ہیں ان میں crash کی خبریں ہیں صرف ایک اس خبر سے کہ سپریم کورٹ نے یہ فیصلے کر دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے میرے اور ہم سب کے وطن عزیز کی خود حفاظت فرمائے ہم بہت سے خطرات سے اب دو چار ہو چکے ہیں جب قیادت بدنیت ہو جائے، جب قیادت کو اپنے وطن کی عزت ووقار کا خیال اور فکر نہ رہے تو پھر ہمارے لئے بہت دشوار دن ہیں اور میری تو دعا ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سارا ہاؤس میری اس دعا کے ساتھ آمین کہے گا کہ اللہ تعالیٰ ہماری قیادت میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کو یہ توفیق عطا کرے گا کہ اب یہ دھوکہ باز، دھوکہ دینے والوں سے ان وعدہ شکن لوگوں سے پھر کبھی ہاتھ نہیں ملائیں گے اور اب اس قافلے کو لے کر چلیں گے جو جمہوریت کی بحالی کا باعث بنے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

میں آپ کا بہت مشکور ہوں آپ نے بڑے صبر سے میری گفتگو سنی۔(شور وغل)

جناب سپیکر: جی، ٹھہر جائیں اب میں لسٹ کے مطابق چلوں گا۔ کچھ تھوڑا سا میرا بھی خیال کریں، آپ کی مہربانی۔ جی مستی خیل صاحب!

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوۃ والسلام علی خاتم النبیین اما بعد۔ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر: ٹائم کا خیال رکھیں، آپ کی مہربانی ہے۔ دوسروں نے بھی بولنا ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: جناب سپیکر !آج ڈوگر کورٹس کے verdict نے، ان کنگرو کورٹس کے فیصلے نے پاکستان کے 16 کروڑ عوام کے دلوں کے اندر جو بھونچال برپا کیا ہے، جو طوفان برپا کیا ہے اس کی مذمت کراچی سے لے کر کوئٹہ تک، کوئٹہ سے لے کر واہگہ بارڈر تک اور واہگہ بارڈر سے لے کر پشاور کے کھیتوں کھلیانوں تک ہر ذی شعور اب بھی کر رہا ہے۔ یہ فیصلہ پاکستان کی تاریخ میں، پاکستان کی مقبول لیڈر شپ کے جو latest survey جاری ہوئے ہیں میاں محمد نواز شریف جو شہرت کی بلندیوں کو چھو رہے تھے، وہ محب وطن پاکستانی جنہوں نے ایٹم بم کا دھماکا کر کے اس پاکستان کی سرزمین کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ناقابل تسخیر بنا دیا۔ یہ ایٹم بم جو پاکستان کا ایٹم بم نہیں ہے بلکہ عالم اسلام کا ایٹم بم ہے۔ میاں محمد نواز شریف نے جو میزائل ٹیکنالوجی پاکستان کو دی اس کی وجہ سے آج پاکستان ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ناقابل تسخیر بن گیا ہے۔ پاکستان کو باسٹھ سالہ تاریخ میں حضرت قائداعظم محمد علی جناح، ذوالفقار علی بھٹو شہید کے بعد میاں محمد نواز شریف کی قیادت میں ایک ایسا ملک گیر لیڈر ملا جو چھوٹے سے لے کر بڑے تک اور بوڑھے سے لے کر جوان تک سب میں یکساں مقبول ہے لیکن یہ کیا پاکستان کا مقدر رہے کہ کبھی پاکستان کی مقبول لیڈر شپ کو پروڈو کے ذریعے، کبھی ایبڈو کے ذریعے، کبھی پی سی او ججوں کے ذریعے نااہل قرار دیا جاتا ہے۔ پاکستان کی عوام نے نہ کبھی پروڈو اور نہ کبھی ایبڈو کو مانا تھا آج پھر یہ پاکستان کی عوام مشرف کی اس زرداری کوچ کو نہیں مانتی، اس کے فیصلے کو نہیں مانتی۔

معزز ممبران: پی سی او جج نامنظور، پی سی او جج نامنظور۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ میاں نواز شریف کو نااہل قرار دے کر، ان کو سکرین سے ہٹا کر ہم یہاں حکمرانی کریں گے، امیر المومنین بنیں گے تو یہ ان کی بھول ہے، میاں محمد نواز شریف اس ملک کی زندہ حقیقت ہے۔ میاں نواز شریف سولہ کروڑ عوام کے دلوں کی دھڑکن ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا تھا کہ:

کون کہتا ہے موت آئی تو مر جاؤں گا
میں تو دریا ہوں سمندر میں اتر جاؤں گا

جناب سپیکر !18۔ فروری کو عوام نے اس لئے ووٹ نہیں دیئے تھے کہ آج جامع حفصہ، لال مسجد کی وہ تڑپتی روحیں ہمیں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ ہم پر ظلم کرنے والے لوگ آج پاکستان کے اندر زندہ پھر رہے ہیں، آج بگٹی کی شہادت ہم سے سوال کر رہی ہے اور جو سپریم کورٹ آف پاکستان کا چیف

جسٹس آج اس ملک کے اندر انصاف کی بھیک مانگ رہا ہے اور جو 18-فروری کو عوام نے mandate دیا تھا کہ سترہویں آئینی ترمیم (2)b58 اور جو 1973 کا آئین بائینڈنگ فورس ہے اس کو ہم صحیح شکل میں بحال کریں گے لیکن پچھلے دنوں 18-فروری کو وہ ایک سال مکمل ہوا اور وہ جو ہم نے وعدے کئے تھے وہ اب مرکزی حکومت انہیں پورا نہیں کر رہی۔ میاں محمد نواز شریف کا قصور یہ ہے، میاں محمد شہباز شریف کا قصور یہ ہے کہ میاں صاحب نے کہا کہ جو پاکستان کی بائینڈنگ فورس 1973 کا آئین ہے اسے بحال کرو، اسے 2-نومبر کی صورتحال پر لاؤ اس لئے ان کے خلاف ہو گئے اور انہیں bargaining کی پیشکش کی کیونکہ میرے قائد کا ایجنڈا ذاتی ایجنڈا نہ ہے، میرے قائد کا ایجنڈا ملک کا ایجنڈا ہے، پاکستان کا ایجنڈا ہے، 16 کروڑ عوام کا ایجنڈا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

کیا تقدیر نے اس لئے چنوائے تھے تنکے
کہ جب بن جائے نشیمن تو آگ لگا دے

میں آج یہ اعلان کر رہا ہوں کہ پاکستان کا بچہ بچہ، پاکستان کا ہر بوڑھا، پاکستان کا ہر جوان، سول سوسائٹی، میڈیا تمام لوگ دھرنے میں جائیں گے اور چیف جسٹس کو بحال کرائیں گے اور ان کو گریبانوں سے پکڑ کر زمین پر لائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: پلیز! اب wind up کریں۔ پلیز! wind up کریں۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: جناب سپیکر! یہ کیا زیادتی ہے کہ ملک کی مقبول لیڈر شپ کو نااہل قرار دے کر کیا وہ سکھ کا سانس لیں گے؟ آج تو محترمہ بے نظیر بھٹو کی روح بھی تڑپ رہی ہو گی۔۔۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ بہت شکریہ۔ جی، زعیم حسین قادری صاحب!۔۔۔ بہت شکریہ، دوسروں کو بھی ٹائم دیں ناں پلیز!۔۔۔ جی، اب پانچ منٹ سے زیادہ نہ لگائیں۔

سید زعیم حسین قادری: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! صرف دو منٹ لوں گا۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج پاکستان کی تاریخ کا ایک اور سیاہ دن ہے۔ یوں تو کئی بار ڈکٹیٹروں نے، فوجی آمروں نے اس ملک میں مارشل لاء لگا کر ان ایوانوں کی نہ صرف تذلیل کی بلکہ آئین کو abeyance میں رکھتے ہوئے ان کو گھر بھیج دیا۔ آج یقیناً ایک اور سیاہ دن اس لئے ہے کہ اپنے آپ کو جمہوری کہنے والوں نے،

اپنے آپ کو ووٹ کے ذریعے حکومت تک پہنچانے والوں نے اس آئین پر شب خون مارنے کی سازش کی۔آصف علی زرداری نے اپنے سسر کی روایت کو قائم رکھتے ہوئے، جس طرح اس نے اس ملک میں ایک سویلین مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر سے اپنے آپ کو منوانے کی کوشش کی تھی آج بالکل اسی طرح آصف علی زرداری نے اس صوبہ کی اسمبلی پر،اس صوبہ کے لوگوں کے ووٹوں سے منتخب ہونے والے ممبران اسمبلی کے حق پر گورنر راج نافذ کر کے یہ سازش کی ہے اور میں عرض کروں کہ میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی نااہلی کا یہ اقدام صرف میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی نااہلی نہیں، یہ آج قوم کے اس بنیادی حق پر ایک بار پھر ڈاکہ ڈالنے کی سازش ہے،آج پوری قوم اور اس ملک میں رہنے والے سولہ کروڑ عوام کے محبوب قائدین کو ایک بار پھر ایوان اقتدار میں پہنچنے سے روکنے کی سازش کی گئی ہے۔میں اس ایوان کے ذریعے اس سازش کی مذمت کرتا ہوں اور میں اپنی لیڈر شپ کو سلام پیش کرتا ہوں کہ جس نے ان عدالتوں کو کنگرو کورٹس کہا، میں on the record یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ پی سی او جج، یہ کنگرو کورٹس یہ اہلیت نہیں رکھتے کہ اس ملک کی مقتدر ترین قیادت کو نااہل ثابت کر سکیں۔ہمارا کیس کل بھی پاکستان کی سولہ کروڑ عوام کی عدالت میں تھا،آج بھی ہمارا کیس پاکستان کے سولہ کروڑ عوام کی عدالت میں ہے۔میں زیادہ وقت نہیں لوں گا لیکن ایک بات کہتا چلوں کہ میں آپ سے اور اس ایوان میں بیٹھنے والے مقتدر منتخب ممبران سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ جب تک اس ملک میں ایمرجنسی ختم نہ کر دی جائے، جب تک اس ملک اور اس صوبہ میں ان لوگوں کے ووٹوں کی اہمیت ان کو واپس نہ کر دی جائے تب تک ہم اسی ایوان میں بیٹھ کر دھرنا دیں،اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے یہاں بیٹھ کر ہم دھرنا دیں اور ثابت کریں کہ جمہوریت پسند اس ایوان کی حفاظت کرنا جانتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

جناب زعیم حسین قادری: بہت مہربانی، بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، عمران نذیر صاحب!

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔

جناب سپیکر: بس، آپ بھی دو منٹ میں ختم کریں پلیز!

خواجہ عمران نذیر: میں ڈیڑھ منٹ میں انشاء اللہ ختم کر دوں گا۔

جناب سپیکر: اچھا، مہربانی۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! آج جس ایوان میں، میں کھڑا ہوں 18۔فروری 2008 کو جو mandate لے کر ہم تمام اور ہمارے اتحادی اس ایوان میں آئے تھے اور مرکزی حکومت کے ایوانوں میں آئے تھے وہ mandate تھا ایک آمر ڈکٹیٹر پرویز مشرف کی پالیسیوں کو یو ٹرن دینا، وہ mandate تھا بے نظیر بھٹو (شہید) کے قاتلوں کو گرفتار کرنا، وہ mandate تھا اس ملک سے بیروزگاری، مہنگائی، لاقانونیت اور لوڈشیڈنگ کا خاتمہ، وہ mandate تھا اس پاکستان میں صحیح معنوں میں rule of law نافذ کرنا، وہ mandate تھا اس پاکستان کے لوگوں کو عدل و انصاف ان کے دروازوں پر فراہم کرنا لیکن بڑے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ وہ تمام mandate violate ہوتا رہا، وہی پالیسیاں جن کے تحت وزیرستان، وانا، سوات باجوڑ میں پرویز مشرف ڈکٹیٹر کے دور میں ہمارے بچوں کو شہید کیا جارہا تھا آج اس ڈکٹیٹر کے دور میں بھی وہی پالیسیاں چل رہی ہیں۔ ہمارے قائدین نے روز اول سے ایک ہی مؤقف رکھا۔ میں میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف اور ان کے جانثاروں کو سلام پیش کرنا چاہوں گا کہ انھوں نے تمام تر دھمکیوں، تمام تر blackmailing کے باوجود آزاد عدلیہ کا جو نعرہ لگایا تھا وہ ثابت کیا ہے۔ انھوں نے کہا تھا کہ ہم ان عدالتوں کو نہیں مانتے، انھیں بار بار عدالت میں بلایا گیا لیکن تمام تر دباؤ کے باوجود انھوں نے ثابت کیا اور صاف کہہ دیا ہے کہ ہم عدالتوں کو نہیں مانتے تو پھر ان میں جانے کا تصور ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! آج کا دن پاکستان کی جمہوری تاریخ کا سیاہ ترین دن ہے۔ آج ایک سول ڈکٹیٹر نے صدر کا لبادہ اوڑھ کر پاکستان کے آئین اور پاکستان کے عوام کے mandate پر حملہ کیا ہے۔ ہمارے قائد میاں محمد شہباز شریف کا کیا قصور ہے؟ کیا ان کا یہ قصور ہے کہ وہ اب ایک روپے میں روٹی بیچنا چاہتے تھے؟ کیا ان کا یہ قصور ہے کہ انہوں نے 17۔ارب روپے کا فوڈ سپورٹ پروگرام شروع کیا؟ کیا ان کا یہ قصور ہے کہ کبھی وہ سندھی بھائیوں کے لئے 55 کروڑ کی گندم بطور تحفہ دیتے تھے؟ کیا ان کا یہ قصور ہے کہ انہوں نے بلوچی بھائیوں کے لئے ایک کارڈیالوجی ہسپتال دیا؟ کیا ان کا یہ قصور ہے کہ وہ سولہ کروڑ عوام کی بات کرتے ہیں؟ کوئی بھی عدالت، کوئی بھی نااہلی، کوئی بھی معاملہ میاں محمد شہباز شریف کو ہمارے دلوں سے نہیں نکال سکتا۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

خواجہ عمران نذیر: یہ تمام ساتھی جو یہاں بیٹھے ہیں یہ انتہائی مختصر وقت میں دُور دراز سے بھی آئے ہیں۔ یہ ثبوت ہے اوران آمروں اور ڈکٹیٹروں کے منہ پر تھپڑ ہے کہ یہ تمام میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں اکٹھے ہیں۔ بن کے مست ملنگ شہباز شریف کے سنگ رہیں گے، نواز شریف کے سنگ رہیں گے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ خلیل طاہر سندھو صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے دو منٹ کا ٹائم دیا۔

اب کسی طور نہ قاتل سے رعایت ہوگی
بولنا سچ ہے بغاوت تو بغاوت ہوگی

جناب سپیکر! پہلے ہماری گلی گلی میں بہت زیادہ پی سی او جج تھے آج ایک پی سی او کورٹ نے نااہل قرار دیا ہے۔ ہم اس کی بھرپور مذمت اور وقت آنے پر اس کی مرمت بھی کریں گے۔ یہ وہ جج ہیں۔ جنہوں نے اپنے ضمیر کا bypass کروار کھا ہے۔ میں آخر میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ:

انھے نہ ہون ایہہ وی سجاکھے بدل کے ویکھ
کجھ طور تُوں اج میرے اکھے بدل کے ویکھ
کھاندی نہ ہوئے تیری فصل نوں واڑ ضیاء
تو اپنی فصل دے راکھی نوں بدل کے ویکھ

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ چودھری شفیق صاحب! سب بھائی دو دو منٹ لیں۔

چودھری محمد شفیق: شکریہ۔ جناب سپیکر! بڑے دکھ کے ساتھ کہنا پڑرہا ہے کہ آج پاکستان کی تاریخ میں سیاہ ترین دن ہے۔ جس طریقے سے پاکستان کے سولہ کروڑ عوام کے زخموں پر نمک چھڑکا گیا ہے، جس طریقے سے ان کے جذبات کو مجروح کیا گیا ہے اور جس طریقے سے پاکستان کی سولہ کروڑ عوام کے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کو نااہل قرار دیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ جس طریقے سے رانا ثناء اللہ صاحب نے قرارداد پیش کی ہے ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور مذمت کے ساتھ ساتھ ہم ان کے اس فیصلے پر لعنت بھیجتے ہیں۔ پی سی او کے تحت حلف اٹھانے والے ججوں کو ہم آج مانتے ہیں اور نہ کل مانیں گے۔

جناب سپیکر! انھوں نے یہ فیصلہ میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے خلاف نہیں کیا بلکہ انھوں نے پاکستان کی عدلیہ، پاکستان کے آئین اور پاکستان کے قانون کے خلاف کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر پاکستان میں اسی طریقے سے جمہوریت کو تباہ و برباد کیا گیا تو پھر اس پاکستان کا اللہ ہی حافظ ہے۔ ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف اور اس معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام معززین نے یہ تہیہ کیا ہوا ہے کہ پاکستان کی خاطر، پاکستان کے آئین کی خاطر، پاکستان میں جمہوریت کی بحالی کے لئے اپنا خون بھی بہادیں گے۔ ہم ایک ایک قدم اپنے قائدین میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے ساتھ ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جی، چودھری وحید صاحب!

جناب عبدالوحید چودھری: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

زندگی جبر مسلسل کی طرح کاٹی ہے
جانے کس جرم کی پائی ہے سزا یاد نہیں

جناب سپیکر! آج پورے پاکستان کی عوام رنجیدہ ہے، ان کے دل خون کے آنسو رو رہے ہیں۔ آج کا دن پاکستان کی تاریخ میں ایک سیاہ ترین دن ہے۔ پاکستان کی عدالتوں کے پی سی او ججوں نے اپنے منہ پر کالک ملی ہے۔ پاکستان کی سولہ کروڑ عوام ان پر لعنت بھیجتی ہے۔ انھیں ہمارے قائد کے حوصلوں کا کیا پتا ہے؟ جن قائدین کے، جن لیڈروں کے حوصلے بلند ہوتے ہیں۔ ان کی نظریں خدا پر ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی خود مدد کرتا ہے اور دوسری جگہ اللہ نے فرمایا ہے إِنَّ ٱلَّذِينَ قَالُواْ رَبُّنَا ٱللَّهُ ثُمَّ ٱسْتَقَـٰمُواْ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ ٱلْمَلَـٰٓئِكَةُ اللہ ان کے لئے فرشتے بھی نازل کرتا ہے۔ جب عزم صمیم ہو، ارادے پختہ ہوں، سوچ مثبت ہو اور قوم کا درد اس کے سینے میں ہو، جب غریبوں کی محبت اس کے سینے میں ہو۔ اس شخص کا کیا قصور ہے؟ جب اس نے عزم صمیم سے ارادہ کیا ہے فاذعزمت فتوکل علی اللہ اس نے ارادہ کیا ہے کہ میں نے اس قوم کو، اس قوم کی کشتی کو ساحل سمندر پر لگانا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ

جناب عبدالوحید چودھری: جناب سپیکر! اس ملک کو بچانا ہے تو میاں محمد نواز شریف کا ساتھ دینا ہے اس ملک کو بچانا ہے تو زرداری سے جان چھڑانی ہے۔ اس ملک کو بچانا ہے تو پی سی او ججوں سے جان چھڑانی پڑے گی۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جی، سندھو صاحب!۔۔۔(شوروغل)

جناب طاہر احمد سندھو: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا ہے۔

MR. SPEAKER: order please, carry on.

جناب طاہر احمد سندھو: جناب سپیکر! میرے انتہائی قابل احترام بزرگ کھوسہ صاحب اور دیگر معزز اراکین نے بات کی ہے میں ان کی تصحیح کرنا چاہتا ہوں کہ انھوں نے ان کے لئے عدالت کا لفظ استعمال کیا ہے جب کہ میں as a student of law ایک وکیل ہونے کے ناتے یہ حلفاً کہتا ہوں کہ یہ عدالتیں جنھیں ایک ڈکٹیٹر نے اپنے عزائم کے لئے 3۔ نومبر کو پیدا کیا، یہ ڈوگر کورٹ پہلے مشرف کے ملازمین تھے اور اب یہ زرداری کے ملازم ہیں۔ یہ عدالت ہے اور نہ ہم ان کو عدالت مانتے ہیں۔ اگر یہ genuinely سپریم کی عدالت ہوتی تو پھر ہم اس پر بحث بھی نہ کرتے لیکن چونکہ یہ ایک عدالت ہی نہیں ہے اس لئے اس کے فیصلے کو تسلیم کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ فیصلے ان عدالتوں کے implement ہوتے ہیں جو genuinely constituted courts ہوتی ہیں۔ سب سے بڑی ستم ظریفی تو یہ تھی کہ جو ایک آخری آس تھی، عوام نے جو امید کی کرن لگا رکھی تھی کہ اب ایسے حالات آئیں گے کہ کوئی ڈکٹیٹر شب خون نہیں مار سکے گا، کوئی ڈکٹیٹر یہ جرأت نہیں کر سکے گا اور کوئی سیاست دان جرنیلوں کے ساتھ نہیں ملے گا۔ جمہوریت ہو گی، انسانی حقوق ہوں گے، انصاف ہو گا، عدل ہو گا اور لوگوں کے حقوق کا تحفظ ہو گا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آج کا دن ہمارے لئے انتہائی بدقسمتی کا دن ہے کہ جس منزل کی طرف پاکستان مسلم لیگ (ن) رواں دواں تھی اب وہ منزل حاصل نہیں کر پائے گی کیونکہ راستے ہی میں ایک ڈکٹیٹر، آمر اور معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ ایک ان پڑھ شخص جس کو کبھی Mr. 10 percent کہا جاتا ہے اور کبھی Mr. 100 percent کہا جاتا ہے نے رکاوٹ ڈال دی ہے۔ ہماری بدقسمتی ہے کہ ایک ایسا صدر ہمارے اوپر مسلط کر دیا گیا ہے جو کہ صدر بننے کا اہل ہے اور نہ ہی ہم اسے صدر مانتے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ طیبہ ضمیر صاحبہ!

محترمہ طیبہ ضمیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آج پاکستان کو معرض وجود میں آئے 60 سال گزر چکے ہیں۔ ہم نے ان سالوں میں بہت سے زخم کھائے ہیں لیکن آج ایک اور افسوسناک بات کا اضافہ ہوا ہے۔ وہ جج جو کہ ایک ڈکٹیٹر کے مرہون منت تھے، جو غیر آئینی اور غیر قانونی طور پر براجمان ہوئے ہیں انھوں نے سودے بازی کی اور ایک سول ڈکٹیٹر کے ایماء پر پاکستان کے 16 کروڑ عوام کے جذبات کو

مجروح کرتے ہوئے آج کا بدترین فیصلہ دیا۔ یہ فیصلہ قانون اور آئین کے خلاف ہے۔ اس کی تشریح ہر وکیل کر سکتا ہے کیونکہ جو bench بنایا گیا اس میں یہ درخواست move کی گئی تھی کہ آپ biased ہیں اس لئے یہ مقدمہ نہیں سن سکتے۔ قانون یہ کہتا ہے کہ اگر کوئی petitioner جج کو آ کر کہہ دے کہ جناب! میں آپ پر یقین نہیں رکھتا تو وہ جج اس مقدمہ کو سننے کا مجاز نہیں ہوتا۔ یہ کیسے judges ہیں کہ جنھوں نے آج یہ ایک گھناؤنا کھیل کھیلا ہے؟ یہ پاکستان کی سلامتی اور وقار کے منافی اقدام ہے۔ اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ میں یہ کہوں گی کہ:

باطل سے ڈرنے والے اے آسمان نہیں ہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

جناب سپیکر! اس زرداری نے ڈکٹیٹر سے بھیک مانگ کر، خیرات میں آزادی حاصل کی ہے۔ میرے محترم صحافی بھائی یہاں پر موجود ہیں ان کو یاد ہوگا کہ یہ جہاز میں کراچی سے لاہور آ رہا تھا اور اس نے ڈکٹیٹر پرویز مشرف سے کہا کہ Sir مجھے آزاد کر دیجئے۔ اس نے اپنی مرحومہ بیوی کے مال و دولت پر نظر رکھی ہوئی ہے۔ اس نے خود میثاق جمہوریت پر دستخط کئے تھے۔ ہم یہاں پر ڈکٹیٹر کے فیصلوں پر عمل درآمد نہیں ہونے دیں گے، ہم اس جج کو ضرور بحال کرائیں گے جن کی ٹائی کو ڈکٹیٹر کے زمانے میں پھاڑا گیا، کوٹ کو کھینچا گیا اور تمانچے مارے گئے۔ بے نظیر نے اس جج کو بحال کرنے کا عہد کیا تھا۔ میں پوچھتی ہوں کہ وہ اس عہد کو کیوں بھول گئے ہیں؟ آج پوری قوم کوہ ہمالیہ کی چٹان بن کر میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے ساتھ کھڑی ہے۔ ہم اپنے قائد کے اس مؤقف کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ کربلا میں امام حسینؓ نے یزید کی بیعت کرنے سے انکار کیا اور ڈٹ کر 72 ناموس قربان کر دیئے تھے۔ میاں محمد نواز شریف کو ایٹمی دھماکے کرنے پر جلاوطن کر دیا گیا، قید و بند کی سزائیں ملیں۔ آج عدلیہ کی بحالی کی خاطر میاں محمد نواز شریف کو نااہل قرار دیا گیا لیکن یہ ہمارے لئے فتح کا مقام ہے۔ ہم ثابت قدم ہیں، ہم جمہوریت چاہتے ہیں اور ہم عدلیہ کی آزادی چاہتے ہیں۔ میں آخر میں یہ کہوں گی کہ:

بے قدراں دی یاری توں فیض کسے نہ پایا
کیکر تے انگور چڑھایا ہر گچھا زخمایا

جناب سپیکر: خواجہ محمد اسلام صاحب!

خواجہ محمد اسلام:بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo وَالْعَصْرِ o اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ o اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ o

جناب سپیکر! آج ڈکٹیٹر آصف زرداری نے پی سی او ججوں سے میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی نااہلی کا جو فیصلہ کروایا ہے یہ پرویز مشرف کی باقیات ہیں۔ یہ ایسے فیصلے کروا کر پرویز مشرف کو دوبارہ زندہ کرنا چاہتے ہیں۔ میں آج اس forum سے ان کو یہ انتباہ کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کی 16 کروڑ عوام زندہ ہے، جاوید ہے اور وہ اللہ کے فضل سے پرویز مشرف کو دوبارہ زندہ نہیں ہونے دیں گے۔ میں اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ آج کے فیصلے سے پاکستان کی 16 کروڑ عوام مشتعل ہے، کراچی سے لے کر خیبر تک ہر شخص مشتعل ہے۔ میرے قائد نے کہا ہے کہ ہم اس ملک کے باسی ہیں، اس ملک میں ہمارا خمیر ہے اور ہم یہاں کے رہنے والے ہیں جبکہ یہ ملک کے دشمن ہیں، یہ ملک کی معیشت کے دشمن ہیں، یہ ملک کی عدلیہ کے دشمن ہیں اور یہ ملک کی ترقی کے دشمن ہیں۔ ان کے بارے میں میرے قائد نے پُکار پُکار کر کہا کہ:

خون جمہور میں بھیگے ہوئے پرچم لے کر
مجھ سے افراد کی شاہی نے وفا مانگی ہے
صبح کے نور پر تعزیر لگانے کے لئے
شب کی سنگین سیاہی نے وفا مانگی ہے

جناب والا! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اقوام متحدہ سے بی بی کے قتل کی تحقیق کروانے والو سن لو آج پورے پاکستان کی عوام جان چکی ہے کہ بی بی کا قاتل زرداری ہے، بی بی کا قاتل رحمٰن ملک ہے اور بی بی کا قاتل پرویز مشرف ہے۔ آج پورے پاکستان کی عوام اس بات پر اکٹھی ہو چکی ہے کہ ہم نے اس ملک میں جمہوریت کو قائم رکھنا ہے۔ عوام بار بار، پکار پکار کر اس سے پوچھ رہے ہیں کہ:

ادھر اُدھر کی نہ بات کر
یہ بتا قافلے کیوں لٹُے
یہ سوال تیری راہزنی سے نہیں
تیری رہبری سے سوال ہے

جناب سپیکر: ملک جہانزیب صاحب!

ملک جہانزیب وارن: جناب سپیکر! میں اس فیصلے کی پُر زور مذمت کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ زرداری بالکل ایک چھوٹا آدمی ہے، یہ بڑا آدمی نہیں ہے، اس نے چھوٹا فیصلہ لیا ہے۔ اب یہ ہمارا فیصلہ دیکھے گا۔ ہم نے اب سڑکوں پر نکلنا ہے اور ایک ایک ایم پی اے کے پیچھے پانچ پانچ لاکھ لوگ ہیں۔ ہم ایسے ویسے نمائندے نہیں ہیں۔ انشاء اللہ اب ہم سڑکوں پر نکلیں گے اور اس کو دکھائیں گے کہ میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف اُس سے بہت بڑے لیڈر ہیں۔ یہ جو ابھی صدر بن کر بیٹھا ہے یہ پیپلز پارٹی کے حق میں نہیں ہے، یہ ایک غدار ہے، یہ ملک کا غدار ہے، اس نے بہت زیادتی کی ہے اور ہم اس کے خلاف پُرزور احتجاج کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ پیر اشرف صاحب!

پیر محمد اشرف رسول: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

نثار اے وطن تیری گلیوں میں چلی ہے رسم، نہ کوئی سر اٹھا کر چلے
اگر کوئی چاہنے والا طواف کو نکلے نظر جھکا کے چلے، جسم و جاں بچا کر چلے

جناب سپیکر! میں پی سی او ججوں کے فیصلے کی مذمت کرتا ہوں۔ میں گورنر پنجاب کی مذمت کرتا ہوں، میں آصف علی زرداری کی مذمت کرتا ہوں اور میں نہیں بلکہ پورا ملک، 16 کروڑ عوام اس فیصلے کی مذمت کرتی ہے اور وقت ثابت کرے گا کہ یہ فیصلہ نواز شریف، شہباز شریف کے خلاف نہیں کیا گیا بلکہ اس ملک کے خلاف ایک سازش کی گئی ہے جو کہ ناکام ہو کر رہے گی۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ سہوترا صاحب!

جناب جوئیل عامر سہوترا: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اس ملک کے سب سے بڑے صوبائی ایوان کو خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گا کہ آج ہم سب اپنے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ آج پاکستان کے اس جمہوری دن میں جو سیاہ ترین عدالتی فیصلہ آیا ہے اس کو ہم condemn کرتے ہیں لیکن اس کے ساتھ آج کا دن اس بات کا گواہ رہے گا کہ پاکستان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جس طرح میرے لیڈر کھوسہ صاحب ابھی فرما رہے تھے کہ ایک ایسا لیڈر میاں محمد نواز شریف کی شکل میں اللہ تعالیٰ نے دیا ہے کہ جس کے آگے اقتدار کوئی معنی نہیں رکھتا بلکہ میاں محمد نواز شریف اپنے اصولوں کی جنگ کو مدنظر رکھتے ہوئے اقتدار کو ٹھوکر مار کر پاکستان کو ترقی کی راہ پر لے کر چلنا چاہتا ہے، میاں محمد نواز شریف پاکستان کے 16 کروڑ عوام کے

لئے امید کا نشان ہے، میاں محمد نواز شریف جمہوری اقدار کو مضبوط کرنے کا نشان ہے۔ میاں محمد نواز شریف اس ملک میں رہنے والی تمام قوموں کا لیڈر ہے۔آج اس مقدس ایوان کے اس floor پر میں مسیحی قوم کی طرف سے یہ یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان میں بسنے والی تمام اقوام کے ساتھ مسیحی قوم بھی میاں محمد نواز شریف کے اس مؤقف کے ساتھ ہے جو میاں محمد نواز شریف اس ملک میں جمہوریت کو صحیح پٹڑی پر لے کر آگے جانا چاہتا ہے۔آج کے وقت نے اس بات کو قادر کیا ہے کہ انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب جمہوریت پسند قوتوں کی فتح میاں محمد نواز شریف کی شکل میں ہو گی۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔رانا محمد افضل صاحب! مختصر بات ہو گی، سب بھائیوں نے بات کرنی ہے۔

رانا محمد افضل خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آج کے پی سی او ججوں کے فیصلے کی پرزور مذمت کرتا ہوں۔آصف زرداری صاحب کے کردار کی پرزور مذمت کرتا ہوں۔ گورنر پنجاب کے کردار کی پرزور مذمت کرتا ہوں۔ کسی شخص کو اس کی بیوی سے زیادہ کوئی نہیں جانتا۔آٹھ سال زرداری کو جیل میں پال کر ایک ہیرو بنانے کی کوشش کی گئی اور پھر جب ایجنسیوں نے اس کو release کیا اور دو ہزار گاڑیوں کا قافلہ بنا کر اس کو لاہور میں لایا گیا اور اس نے اعلان کیا کہ میں پنجاب میں لاہور سے سیاست کروں گا اور اس نے ماڈل ٹاؤن لاہور میں ایک زرداری ہاؤس بنانے کا اعلان کیا تو اس کو reject کس نے کیا؟ اس کو اس کی بیوی بے نظیر بھٹو نے reject کیا اور اس نے کہا کہ وہ شخص اس قابل نہیں کہ پاکستان کی سیاست کے اندر یہ داخل ہو سکے۔ ہمارے ملک کی یہ بدقسمتی ہے کہ آج وہ پاکستان کا صدر بن گیا ہے اور پاکستان اس کے ہاتھوں میں غیر محفوظ ہے۔ میں پنجاب کے غیور عوام کو سلام پیش کرتا ہوں جس نے اس کو پنجاب سے شکست فاش دی اور اس کے بعد ملک کے ایسے حالات پیدا ہوئے کہ وہ آج صدر بن گیا۔ میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں اپنے قائدین میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کو، ان کی قربانیوں کو، لیڈروں کی قربانیوں سے قومیں سبق سیکھا کرتی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج جو قربانی انہوں نے پیش کی ہے اس قربانی کے بعد نہ صرف پنجاب کے عوام بلکہ پورے پاکستان کے عوام ایک ایماندار عدلیہ کو لانے کی جدوجہد میں ایک ہراول دستہ بن کر باہر نکلیں گے۔اس قربانی کے بعد کوئی شک نہیں کہ پاکستان کے اندر ایماندار عدالتیں آئیں گی، ضرور آئیں گی ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ ہم جدوجہد کے ساتھ اپنے ملک کو بچائیں گے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ!

محترمہ نگہت ناصر شیخ: شکریہ۔جناب سپیکر!

اپنی تو عادت ہے اندھیروں میں جلاتے ہیں چراغ
ان کی سازش ہے زمانے میں یوں ہی رات رہے

جناب والا! آج ملک کی تاریخ کا ایک سیاہ دن ہے اور پی سی او ججوں کے اس غلط فیصلے نے ملک کو ایک اور بحران میں مبتلا کر دیا ہے۔ ملکی مفاد کو اپنے ذاتی مفاد پر ترجیح دینے والوں نے ملک کی کسی بہتری کا خیال نہ کرتے ہوئے یہ فیصلہ کیا ہے اور یہ میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی نااہلی کا فیصلہ نہیں بلکہ ان سولہ کروڑ عوام کی دلوں کی آواز کو دبانے کی کوشش ہے جس کا اظہار 18۔فروری کو ہو گیا تھا لیکن جب عوام اور قوم متحد ہوتی ہے تو اس کی آواز کو اس قسم کے فیصلوں سے دبایا نہیں جا سکتا۔ عوام جب متحد ہوتی ہے تو وہ آمر اور ڈکٹیٹروں کے سامنے بھی ڈٹ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح زرداری صاحب نے ایوان صدر میں تو جگہ بنا لی لیکن وہ عوام کے دلوں میں جگہ بنانے میں ناکام رہے ہیں۔ میرے قائد کا کیا قصور تھا جس کی یہ سزا ان کو ملی۔ کیا میرے قائد نے یہ خواب دیکھا تھا کہ اس ملک کا بچہ بچہ تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو یا اس ملک کے ہر شہری کو اس کی بنیادی ضروریات یعنی صحت کی سہولت میسر ہو، ادویات فراہم ہوں یا اس بات کی انہیں سزا دی گئی کہ وہ ہر مظلوم بیٹی کی دادرسی کے لئے پہنچے۔ ہم اس وقت بھی اپنے قائد کے ساتھ ہیں اور انشاءاللہ ان کے ساتھ رہیں گے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ سکینہ شاہین خان صاحبہ!

محترمہ سکینہ شاہین خان: جناب سپیکر! پی سی او ججوں نے اپنی نااہلی کی مہر ثبت کر دی ہے۔ میاں برادران کی اہلیت سارے صوبوں میں روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی ہے۔ گورنر نے دیکھا ہے کہ چاروں صوبوں میں ہونے والے احتجاج سے مقامی پارٹی کہنے والے گورنر کے منہ پر پُر زور طمانچہ مارا ہے۔ سولہ کروڑ عوام کے جذبات سے کھیلنے والے پی سی او ججوں کو کبھی معاف نہیں کیا جائے گا۔ ترقی پذیر ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے، دن رات محنت کرنے والا، غریبوں کے منہ میں سستا نوالہ ڈالنے والا، ملک کو ایٹمی طاقت بنانے والا اہل ہے اور رہے گا۔

معزز ممبران: بیٹھ جائیں۔

جناب سپیکر: نعرے لگا لگا کر ان کا گلا بیٹھ گیا ہے۔ بہت شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی:بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِoالحمد لله وحده والصلوة والسلام علی من لا نبی بعد۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ان الذین قالو ربنا الله ثم استقامو تتنزل علیہم الملائکہ الا تخافو و لا تحزنو و ابشرو بالجنة التی کنتم توعدون۔

جناب سپیکر! میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف نے عوام کے ساتھ، قوم کے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ وہ اللہ کے دیئے ہوئے نظام کو اپنے ملک میں، اپنے اس صوبے میں رائج کریں گے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ پیپلز پارٹی کی قیادت نے یہ جو فیصلہ کروایا ہے، ہم اگر ان کی تاریخ پر نظر دوڑائیں تو پیپلز پارٹی نے ہمیشہ ملک کی سالمیت کے خلاف کام کرنے کی کوشش کی اور ملک کے جاری منصوبوں کو خراب کرنے کی کوشش کی۔ ہمارے قائد میاں محمد شہباز شریف نے پنجاب سے بڑھ کر بلوچستان کے عوام کی خدمت کرنے کا مظاہرہ کیا اور سندھ کے عوام کی خدمت کرنے کا مظاہرہ کیا۔ ابھی ہمارے سامنے مثال ہے کہ وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف نے اپنی پوری دانشمندی اور بڑی جرأت مندی سے ہمارے شہر چنیوٹ کو ضلع کا درجہ دینے کا فیصلہ کیا تو پیپلز پارٹی والوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور یہ کوشش کی کہ چنیوٹ کو ضلع کا درجہ نہ دیا جائے۔

پیپلز پارٹی کے وزیر مال نے 41 دن تک ہمارے ضلع کی فائل کو دبائے رکھا اور وزیر اعلیٰ کی میز پر نہیں جانے دیا۔ جب ہمیں اس فائل کا پتا چلا تو اس کے اوپر یہ لکھا ہوا تھا کہ میں وزیر اعلیٰ کے اس فیصلے کی مخالفت کرتا ہوں اور رائے یہ دیتا ہوں کہ چنیوٹ کو ضلع کا درجہ نہیں دینا چاہئے اور میں یہ کہتا ہوں کہ اس وزیر مال کو شرم آنی چاہئے کہ یہاں نوٹ تو یہ لکھتے ہیں کہ چنیوٹ کو ضلع کا درجہ نہیں دینا چاہئے اور وہی وزیر مال 31۔جنوری کو چنیوٹ میں جاکر کہتا ہے کہ چنیوٹ والو! تمہیں مبارک ہو کہ تمہارا شہر ضلع بن گیا۔ میں اپنے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف جن کے حوصلے بہت بلند ہیں لیکن ان کے حوصلوں کو مزید بلند کرنے کے لئے کہوں گا کہ:

تندی بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب!
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، میاں نصیر احمد صاحب!

میاں نصیر احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج کے اس فیصلے کے بعد اسلام آباد کے اندر سپریم کورٹ کے باہر لگا ہوا انصاف کا ترازو آج ایک دفعہ پھر ایک طرف جھک گیا۔ اس ترازو کو چند

سال پہلے ایک ڈکٹیٹر نے اپنے فوجی بوٹ کی طاقت کے ذریعے جھکایا تھا اور اپنی مرضی کے فیصلے لئے تھے، آئین کو توڑا، اقتدار پر قبضہ کیا اور آج پھر ایک دفعہ اس ڈکٹیٹر کی باقیات نے اس ترازو کو اپنی مرضی کے مطابق پھر جھکایا ہے۔ آج آصف علی زرداری نے پاکستان میں آزاد عدلیہ سے پیار کرنے والوں کی خواہشات کا گلا گھونٹا ہے، آج اس آصف زرداری نے آٹھ سالہ آمریت کے خلاف سیاسی جدوجہد کرنے والے ہر سیاسی کارکن جس کا تعلق خواہ پیپلز پارٹی سے ہے، تحریک انصاف سے ہے یا پاکستان مسلم لیگ (ن) سے ہے، سیاسی جدوجہد کرنے والوں کی خواہشات کا آج اس نے قتل کروایا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آصف زرداری کو یہ بات کیوں سمجھ نہیں آتی کہ اگر آٹھ سال اقتدار پر قابض رہنے والے پرویز مشرف کی وردی اس کے جسم سے کھینچ کر اتار دی گئی اور اتارنے والا سیاسی کارکن تھا، یہ بات آصف زرداری کو کیوں سمجھ نہیں آتی کہ اگر وہ سیاسی کارکن ایک ڈکٹیٹر کو للکار سکتا ہے، اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس مال روڈ پر جدوجہد کر سکتا ہے تو وہ وقت دور نہیں جب اس آصف زرداری کو اسلام آباد کے ایوانوں سے نکال کر اس مال روڈ پر رگڑا جائے گا، ڈنڈے برسائے جائیں گے اور جوتے بھی مارے جائیں گے اور انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ رانا محمد ارشد صاحب!

رانا محمد ارشد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آج پاکستان کے اندر اندھیر نگری اچانک نہیں آئی۔ آج ثانی قائد پاکستان، امت مسلمہ کے ہیرو، سولہ کروڑ عوام کے نمائندے میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف، اگر مسلم لیگ کی قیادت کرتے ہوئے محمد علی جناح نے پاکستان بنایا تھا تو مسلم لیگ کی قیادت کرتے ہوئے میاں محمد نواز شریف نے پاکستان کو ناقابل تسخیر بنایا۔ آج محمد آصف زرداری ولد حاکم علی کے فرمان پر ڈوگر کورٹ نے جو فیصلہ کیا ہے سولہ کروڑ عوام اسے جوتے کی نوک پر لکھتے ہیں اور ہم اپنے محبوب قائد میاں محمد نواز شریف کے حکم پر پاکستان کی سالمیت کے لئے، استحکامِ پاکستان کے لئے، علامہ اقبال اور قائدِ اعظم کے افکار کی ترویج اور سولہ کروڑ عوام کے حقوق کے تحفظ کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اور محمد آصف ولد حاکم علی! تمہیں کہتے ہیں کہ تمہارے باس مشرف رہے، نہ تم رہو گے اور انشاء اللہ پاکستان رہے گا، اسلام رہے گا، میاں محمد نواز شریف کا نام رہے گا اور تم تباہ و برباد ہو گے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ جی، بہت شکریہ۔ محترمہ انجم صفدر!

محترمہ انجم صفدر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آج پنجاب کیا، پاکستان کا ہر شہری خون کے آنسو رو رہا ہے۔ آج کا دن پاکستان کی تاریخ کا سیاہ دن ہے۔ میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی وجہ سے پورے پاکستان کی عوام کے دل میں محبت کا جو جذبہ تھا اس جذبے سے خوف زدہ ہو کر ایک شخص نے اپنا ذاتی مفاد سامنے رکھتے ہوئے اپنا فیصلہ ایسے ججوں سے کروایا ہے جو خود نااہل ہیں اور جو خود نااہل ہیں وہ دوسروں کو کیسے نااہل کر سکتے ہیں۔

جناب والا! تاریخ گواہ ہے کہ جن قوموں میں غریب کے گھر تک انصاف پہنچا ہے ان قوموں نے ترقی کی ہے اور ہمارے لئے یہ انتہائی لمحہ فکریہ ہے کہ ایسا شخص جس نے اپنی بیوی تک کو نہ چھوڑا وہ قوم کے لئے کیا سوچے گا؟ جس نے اپنے بچوں کا نہ سوچا اور انہیں اپنی ماں سے محروم کر دیا وہ قوم کو کیا سرپرستی دے گا؟ ایسا شخص جس نے اپنی بقا کی خاطر پاکستان کے مستقبل کو داؤ پر لگا دیا ہے وہ پاکستان کو کیا دے گا؟ میں آج اس ایوان سے درخواست کرتی ہوں کہ ایسے جج جو خود نااہل ہیں، ایسا شخص جو خود نااہل ہے، جس کا بال بال پاکستان کے قرض میں جکڑا ہوا ہے، جو پاکستان کو 10 فیصد کے حساب سے نہیں بلکہ 100 فیصد کے حساب سے لوٹ رہا ہے آج یہاں فیصلہ کیا جائے کہ ہماری اسمبلی ایسے شخص اور ایسے لوگوں کے لئے قانون بنائے تاکہ آنے والا وقت ایسے لوگوں سے عبرت حاصل کرے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ افشاں فاروق!

محترمہ افشاں فاروق: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے لئے اس شعر سے ابتدا کرتی ہوں:

تیری ہستی کو چند لفظوں میں سمیٹوں کیسے
تیرا کردار تو لگتا ہے مجھے آکاش کی طرح

جناب سپیکر! میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف دو نام نہیں ہیں یہ ایسی ہستیاں ہیں جو صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں۔ ہم بہت ہی خوش قسمت ہیں کہ ہمارے لیڈر میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف ہیں۔ خدا کی قسم اس ملک کا بچہ بچہ ان کے لئے اپنی جان کا نذرانہ دینے کے لئے تیار ہے۔ یہ پی سی او جج انہیں نااہل قرار دے کر سولہ کروڑ عوام کے دلوں سے نہیں نکال سکتے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ [*************]

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: محترمہ شکریہ۔ یہ الفاظ کارروائی سے expunge کر دیئے جائیں۔ جی، محترمہ زمرد یاسمین صاحبہ!

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا:نحمدہ نصلی علی رسولہ الکریم امابعد۔ شکریہ۔جناب سپیکر!آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔آج اس تاریک دن کے اس تاریک فیصلے کو یہ سمجھا جائے کہ یہ میاں صاحبان کے خلاف ہے تو یہ بات بالکل غلط ہے۔ یہ فیصلہ ہمارے پورے سولہ کروڑ عوام کے خلاف ہے اور اگر دیکھا جائے تو یہ عوام کے mandate کی توہین ہے تاکہ جمہوریت کا عمل پنپ نہ سکے۔ یہ فیصلہ اس شخص کے خلاف دیا گیا ہے کہ جس کے بارے میں سرحد کے عوام یہ لکھتے ہیں کہ کاش!یہ ایک میاں محمد شہباز شریف ہمیں بھی مل جاتا۔ یہ فیصلہ اس شخص کے خلاف کیا گیا ہے کہ جو پاکستان کے چاروں صوبوں میں ہم آہنگی اور یگانگت کے لئے کوشش کر رہا ہے کہ جس نے بلوچستان کے عوام کے لئے ہسپتال دیا۔ جس نے صوبہ سندھ کے لئے 55 کروڑ روپے کی گندم ہی نہ دی بلکہ اس کی transportation کا خرچہ بھی دیا۔یہ اس شخص کے خلاف فیصلہ ہے کہ جس نے غریب لوگوں کے پیٹ بھرنے کے لئے دو روپے کی روٹی کا اجراء کیا۔ یہ اس شخص کے خلاف فیصلہ ہے کہ جس نے ڈائلسز جیسے مہنگے علاج کو chronic renal failure والے مرتے ہوئے مریضوں کے لئے فراہم کیا۔

جناب والا!ہم اس فیصلے کے خلاف احتجاج کرتے ہیں۔ ہمارا پورا ایوان اس فیصلے کے خلاف احتجاج کرتا ہے اور پاکستان کے عوام احتجاج کرتے ہیں۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس فیصلے کے خلاف پوری طرح سے احتجاج کریں گے۔اس کے لئے ہمیں اپنی جانوں کی قربانی بھی دینی پڑی تو ہم اس سے دریغ نہیں کریں گے۔ میں اس شعر کے ساتھ اپنی بات ختم کروں گی کہ:

خون دل دے کے نکھاریں گے رخ برگ گلاب
ہم نے گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے

جناب سپیکر: محترمہ دیبا مرزا صاحبہ!۔۔۔تشریف نہیں رکھتیں۔جناب محمد معین وٹو!

جناب محمد معین وٹو: جناب سپیکر!آج کا دن پاکستان کی تاریخ میں ایک سیاہ دن ہے۔اس لئے کہ آج عدلیہ نے جو فیصلہ دیا ہے وہ فیصلہ صرف میاں محمد نواز شریف یا میاں محمد شہباز شریف کے خلاف نہیں ہے بلکہ اس فیصلے سے اس ملک کے مستقبل کو تاریک کر دیا گیا ہے۔اس فیصلے سے اس ملک کی جڑوں کو کھوکھلا کر دیا گیا ہے۔اس فیصلے سے اس ملک میں جمہوریت کی شمع کو گل کر دیا گیا ہے اور یہ فیصلہ پاکستان

کی عدلیہ اور نام نہاد عدلیہ کے ماتھے پر بدنما داغ ہے۔ آج پاکستان کے عوام یہ سمجھتے ہیں، آج پاکستان کے تمام پارلیمنٹیرین یہ سمجھتے ہیں کہ آج کا یہ فیصلہ ہمیں افسوس کرنے کا مقام یاد نہیں دلاتا بلکہ آج کا یہ فیصلہ ہمارے اندر پاکستان میں جمہوریت کی جدوجہد کے لئے ایک نئے ولولے اور جوش کو پیدا کرنے کا دن ہے۔ ہم آج یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں پاکستان میں جمہوریت کی جدوجہد کے لئے ان کے شانے کے ساتھ شانہ ملا کر چلیں گے، قدم کے ساتھ قدم ملا کر چلیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ دن دور نہیں جب یہ جمہوریت کے قاتل اور اس نام نہاد عدلیہ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ پاکستان کے وکلاء جن کی تاریخی جدوجہد ہے، جس کی دنیا میں مثال نہیں ملتی کہ پاکستان کے وکلاء نے عدلیہ کی بحالی کے لئے ایک تحریک چلائی اور میاں محمد نواز شریف اور پاکستان مسلم لیگ (ن) اور میاں محمد شہباز شریف نے یہ عہد کیا کہ پاکستان میں جمہوریت کی بحالی کے لئے، پاکستان میں عدلیہ کی بحالی کے لئے ہم سیاسی طور پر ہر طرح کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں اور ہم اقتدار کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ آج ہمارے قائدین کا یہ فیصلہ درست ثابت ہوا کہ جو انھوں نے اعلان کیا تھا کہ ہم پاکستان کی آزادی کے لئے اور عدلیہ کی آزادی کے لئے دھرنا دیں گے۔ آج یہ ایوان اس بات کا عہد کرتا ہے کہ ہم اپنے قائدین کی قیادت میں جدوجہد کرتے رہیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ دن دور نہیں جب پاکستان میں جمہوریت کا سورج طلوع ہوگا، جب پاکستان میں میاں محمد نواز شریف جیسی قیادت آئے گی اور جب پاکستان میں میاں محمد شہباز شریف جیسا وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم آئے گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ رانا تنویر ناصر صاحب!

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر!

وہ مرد ہی کیا جو ڈر جائے حالات کے خونی منظر سے
جس دور میں جینا مشکل ہو اس دور میں مرنا لازم ہے

جناب سپیکر! آج اس ملک پر بڑا نازک وقت ہے کہ جب کنگرو کورٹس اور ڈوگر کورٹس اور پی سی او ججوں کے ذریعے اس ملک کی popular leadership کو نااہل قرار دلوا دیا گیا ہے، کسی بھی popular leadership کی اہلیت اور نااہلیت کا فیصلہ عدالتیں نہیں کرتیں اس ملک کے عوام کرتے ہیں، اس صوبہ کے عوام کرتے ہیں اور وہ ballot box کرتے ہیں۔

جناب والا! میاں برادران کو کیوں نااہل قرار دلوایا گیا ہے؟ اس کے پیچھے بہت بڑی سازش ہے اور وہ سازش کیا ہے کہ صوبہ پنجاب میں جس طرح میاں محمد شہباز شریف good

governance کی ایک بہترین مثال دے رہے تھے۔اس مثال کا باقی تینوں صوبوں میں فقدان تھا اور یہ روشنی تینوں صوبوں میں پہنچ رہی تھی۔اس کے علاوہ آصف علی زرداری اور گورنر سلمان تاثیر جو اس حکومت پنجاب پر شب خون مارنا چاہتے ہیں ان کا ایجنڈا یہ ہے کہ اس حکومت پر قبضہ کیا جائے اور گلیاں ہو جان سنجیاں وچ مرزا یار پھرے لیکن ہم ان کے ایجنڈا کو پورا نہیں ہونے دیں گے اور ہم میاں محمد شہباز شریف اور میاں محمد نواز شریف کے سپاہی ہیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ شمائلہ رانا صاحبہ!

محترمہ شمائلہ رانا: شکریہ۔جناب سپیکر!

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

جناب والا!اس شعر کو عملی جامہ میرے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف نے پہنایا ہے۔ میرے قائد کو ناکردہ گناہوں کی سزا ملی ہے اور ان کو اس گناہ کی سزا ملی ہے کہ انھوں نے بے نظیر بھٹو کے ساتھ Charter of Democracy پر دستخط کئے تھے۔آصف علی زرداری جو حاکم علی زرداری کے فرزند ہیں وہ جس دن ایوان صدر میں پہنچے تھے وہ دن پاکستان کی تاریخ میں منحوس دن قرار دیا گیا۔اس دن پاکستان کے سولہ کروڑ عوام یہ نعرہ لگا رہے تھے کہ:

کس نے اپنی بیوی ماری
ہائے زرداری ہائے زرداری
اب آئے گی کس کی باری
ہائے زرداری ہائے زرداری

جناب سپیکر! یہ نعرے پاکستان کی گلیوں میں گونج رہے تھے۔اس شخص سے ہمیں کسی اچھے کام کی امید نہیں تھی۔اس نے ہمارے قائد کو اس ناکردہ گناہ کی سزا دی۔ میں آپ کی وساطت سے آج اس ایوان کے ممبران سے جو عوام کے نمائندہ ہیں ان کے سامنے آصف علی زرداری سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ بے نظیر جو تمھاری بیوی رہی ہے، تم نے اس کو قتل کیا ہے، تم نے اپنی پارٹی کے بندوں کو نکال دیا ہے اور آج تمھارا جو آخری مہرہ تھا کہ تم نے میاں محمد نواز شریف کو نااہل قرار دے دیا ہے تاکہ بے نظیر بھٹو کے قاتلوں کو چھپا دیا جائے۔اس کے قتل کی انکوائری کوئی نہ کروائے۔ میں آپ کو بتا دینا چاہتی ہوں

کہ میرے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف نے اقتدار کی جنگ نہیں لڑی بلکہ ہم اقدار کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ ہمیں اقتدار کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ہمیں قدروں کی ضرورت ہے۔ میں یہ پیغام بھرپور طریقے سے دینا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ شگفتہ شیخ صاحبہ!

محترمہ شگفتہ شیخ: شکریہ۔ جناب سپیکر! آج ملک کی جمہوریت کے دشمن آصف زرداری کے ایما پر پی سی او ججوں نے پاکستان کے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے خلاف جو نااہلی کا فیصلہ کیا ہے ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔

جناب والا! ایک ڈکٹیٹر سے deal کرنے والا زرداری جس نے اقتدار کے لئے پاکستان کی عظیم لیڈر محترمہ بے نظیر بھٹو کو مروا دیا ایسے شخص سے کیا امید کی جا سکتی ہے جس نے میثاق جمہوریت سے انحراف کیا، قانون کی حکمرانی اور عدلیہ کی بحالی سے انکار کیا۔ 18۔فروری کو سولہ کروڑ عوام نے جن کو جمہوریت کا mandate دیا اس کی توہین کی۔ ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ ہم اپنے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ جنہوں نے پاکستان کے لئے قربانیاں دیں، پاکستان کو ناقابل تسخیر بنایا۔ ہم پاکستان کے استحکام، قانون کی حکمرانی اور عدلیہ کی بحالی کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ اپنے قائد کے ساتھ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کا حامی و ناصر ہو۔

جناب سپیکر: محترمہ نسیم ناصر خواجہ صاحبہ!

محترمہ نسیم ناصر خواجہ: نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ امابعداعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! نہ صرف میں بلکہ میرا پورا ضلع سیالکوٹ، یہ ایوان پی سی او ججوں کے اس فیصلے کی مذمت کرتا ہے۔ ہم پی سی او ججوں کے اس فیصلے کو نہیں مانتے، نہیں مانتے، نہیں مانتے۔ آج میرا پورا ضلع بند ہے، اس کی کوئی دکان نہیں کھلی، تمام دکانوں کے شٹر ڈاؤن ہیں، وہاں پر پہیہ جام ہڑتال ہے۔ ہم صبح کے نکلے ہوئے ہیں، پہلے گوجرانوالہ گئے پھر گوجرانوالہ سے سیالکوٹ گئے اور پھر سیالکوٹ سے لاہور آئے۔ ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کو اس زرداری نے کس جرم کی سزا دی ہے؟ یہ ہم سب پوچھتے ہیں اور پورا پاکستان پوچھتا ہے۔ بچہ بچہ اس چیز کی مذمت کر رہا ہے جو آج زرداری نے پی سی او ججوں کے ذریعے یہ فیصلہ سنایا۔ گلی گلی محلے محلے، بازار بازار میں ایک ہی نعرہ گونج رہا ہے:

ہائے زرداری ہائے زرداری
جس نے اپنی بیوی ماری
ہائے زرداری ہائے زرداری
اب آئی عوام کی باری
ہائے زرداری ہائے زرداری

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، شازیہ اشفاق صاحبہ!

محترمہ شازیہ اشفاق مٹو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے، تمام درود و سلام حضرت محمد ﷺ کے لئے اور سولہ کروڑ عوام کی دعائیں ہمارے لیڈر میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے نام۔

قتیل اس شخص سا ظالم کوئی کیا ہوگا
جو ظلم تو سہتا ہے بغاوت نہیں کرتا

جناب سپیکر! ہم آج اس واقعہ کی پُرزور مذمت کرتے ہیں۔ ڈوگر کورٹ کو سپریم کورٹ کہنا پاکستان کی سب سے بڑی عدالت کی توہین ہے۔ ڈوگر کورٹ نے ثابت کیا ہے کہ وہ ایک خریدی ہوئی عدالت ہے اور اس میں فیصلے خریدے جاتے ہیں۔ ہم صرف جسٹس افتخار چودھری کے فیصلوں کو مانتے ہیں اور ہم انشاء اللہ انہیں بحال کرائیں گے۔ پھر NRO کے تحت لائے گئے آصف زرداری کو حساب دینا ہوگا جو طاقت کے نشے میں سرشار اس وقت نمرود بنا بیٹھا ہے۔ وہ بھول بیٹھا ہے کہ نمرود کو زمین نصیب نہیں ہوئی تھی اور اب اس کو بھی زمین نصیب نہیں ہوگی۔ اس کا سامنا اس وقت پاکستان کی سب سے بڑی اور بہادر قیادت پاکستان مسلم لیگ (ن) سے ہے۔ ہم ڈرنے والوں میں سے نہیں ہیں بلکہ لڑ کر اپنا حق حاصل کرنے والوں میں سے ہیں۔

کسی ظلم سے نہیں ڈرنا بہار کی خاطر فضاؤں سے لڑنا ہے
سینچ کر اپنے لہو سے ہر کلی گلشن دیں کو سجانا ہے
اے پاکستان کے عوام تجھے خود کو جگانا ہے

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، محترمہ محمودہ چیمہ صاحبہ!

محترمہ محمودہ چیمہ: شکریہ۔جناب سپیکر! میں صرف اتنا ہی کہوں گی کہ آج کا دن نہ صرف پاکستان مسلم لیگ (ن) بلکہ تمام پاکستانی عوام اور پاکستان کے بچے بچے کے دل ودماغ پر کلہاڑے کی طرح گزرا ہے اور یہ انتہائی افسوس ناک بات ہے۔ یہ چراغ صرف پھونکوں سے نہیں بجھایا جائے گا جیسا کہ کیا گیا ہے لیکن جمہوریت کی گاڑی کو derail کرنے والوں کے لئے میں اتنا ہی کہوں گی کہ:

تم سے پہلے بھی ایک شخص یہاں تخت نشیں تھا
اس کو بھی خدا ہونے کا اتنا ہی یقیں تھا

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ لیلیٰ مقدس صاحبہ!

محترمہ لیلیٰ مقدس: شکریہ۔جناب سپیکر! میں سب سے پہلے ایک شعر سے ابتدا کرنا چاہوں گی کہ:

دنیا میں جب بھی حق کا سودا ہو دوستو!
قائم رہو حسین کے انکار کی طرح

جناب والا! ہمارے لیڈر اور ملک کی second largest party کے mandate کی توہین کی گئی ہے تو یہ جب بھی عوام کے سامنے پیش ہوئی تو یہ سب سے بڑی پارٹی بن کر ابھرے گی۔اس پارٹی کے mandate کو جس طرح آج پامال کیا گیا ہے اس پر افسوس کے علاوہ اور کیا ہی کیا جا سکتا ہے؟ وہ اس بھول میں نہ رہیں کہ شاید ہماری قیادت یا ہماری پارٹی بھی چور دروازوں سے اقتدار کے ایوانوں میں پہنچی ہے اور ان کے مقابل کوئی بھی پارٹی کھڑی نہ ہو سکے گی اور ریت کی دیوار بن کر گر جائے گی۔آج کا فیصلہ چاہے اس کو زرداری کا فیصلہ کہا جائے یا ڈوگر کورٹ کا کہا جائے، ایک ہی بات ہے۔ کوئی بھی ایک محب وطن پاکستانی neutral ہو کر اپنے ضمیر سے پوچھے کہ آج کل کی جو ملک کی نازک صورتحال ہے چاہے وہ امن وامان کی طرف دیکھ لیں، معاشی صورتحال کی طرف دیکھ لیں کیا اس طرح کا فیصلہ ہمارے ملک کے مفاد میں تھا؟ پاکستان کے مستقبل کو سامنے رکھ کر دیکھ لیتے، اپنی نسل اور قومی سوچ کو پروان چڑھتے دیکھتے اور سوچتے کہ اس کے آئندہ آنے والے وقت میں ملک پر کیا اثرات مرتب ہوں گے؟ کشکول لے کر دربدر پھر رہے ہیں، ملکی صورتحال میں کشت وخون کا بازار گرم ہے اور مشرقی سرحدوں پر کشت وخون کا بازار گرم ہے۔ ایک پُرسکون منظر میں جہاں پر عوام کے انکشافات کے مطابق حکومت چل رہی تھی، ملک کی ترقی کے دروازے کھلے ہوئے تھے تو ایک پُرسکون سمندر میں پتھر پھینکا گیا ہے تو کیا وہ اس بھول میں رہیں گے کہ اس کے چھینٹے کوئی طوفان برپا نہ کریں گے، انشاء اللہ تعالیٰ اس سے طوفان ضرور برپا ہوگا۔ وہ مشرف کی طرح کسی بھول میں ہیں کہ شاید وہ ناخدا ہیں لیکن وقت کو بدلتے دیر نہیں

لگتی۔ انشاء اللہ وہ بھی ایسے بہاؤ میں بہہ کے چلے جائیں گے اور پاکستان کو ان سے ایسا چھٹکارا ملے گا کہ وہ اپنے انجام کو روئیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، شہر یار ریاض صاحب!

جناب شہر یار ریاض: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! ایک آمر کی وہ حرکت جو اس نے آج سے نو سال پہلے کی تھی اس کی یاد آج تازہ ہو گئی۔ مشرف کی باقیات نے آج جو گل کھلایا ہے اس پر ملک کے انتہائی دور رس نتائج ہوں گے۔ ان واقعات نے اپنا mission اگر اسی طرح جاری رکھا تو ہمارا ملک تباہی سے ہمکنار ہو جائے گا۔ میں یہ افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ اس چھوٹے آمر نے اور بڑے آمر کے کارندے نے ہر اس سیاسی کارکن جس نے نو سال ماریں کھائیں، کورٹس کے چکر لگائے، کچہریوں کے چکر لگائے، جیلوں اور تھانوں میں بند ہوئے ان سب کی قربانیوں کو ضائع کر دیا۔ میں اس آمر کی تمام باقیات جس میں ہمارے زرداری صاحب بھی شامل ہیں ان سے اور گورنر سے باعزت طور پر استعفیٰ دینے کا مطالبہ کرتا ہوں تاکہ اگلے مہینے یا ڈیڑھ مہینے میں ہم ان کے ساتھ جو سلوک کرنے والے ہیں وہ اس سے باعزت طور پر بچ جائیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ غزالہ سعد رفیق صاحبہ!

محترمہ غزالہ سعد رفیق: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ جو فیصلہ آج ڈوگر کورٹ نے کیا ہے ہم سب یہاں اس ایوان میں اس کی بھرپور مذمت کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ ہم میں سے سب لوگوں نے اس کی بھرپور مذمت بھی کی ہے اور اپنے اپنے جذبات کو بھی یہاں پر بیان کیا ہے۔ میں صرف دو باتیں کرنا چاہوں گی کہ ہم زرداری صاحب کی شخصی آمریت کو challenge کرتے ہیں اور وہ کورٹس جن کی اپنی اہلیت سوالیہ نشان بنی ہوئی ہے وہ کس طرح پاکستانیوں کے دلوں پر راج کرنے والے لیڈران کی نااہلی کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ اس کا فیصلہ انشاء اللہ ہم سب مل کر کریں گے۔ یہ وہ جماعت ہے جس نے پہلے آٹھ نو سال جمہوریت کی آبیاری کے لئے جمہوریت کی تگ و دو transform کئے۔ یہ وہ جماعت ہے، یہ وہ لیڈر ہیں جنہوں نے پاکستان کے استحکام کے لئے اور پاکستان کو ترقی دینے کی قسم کھائی ہے۔ ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اس کا فیصلہ اب انشاء اللہ پاکستان کے گلی کوچوں اور بازاروں میں ہو گا اور ان ڈوگر کورٹس اور زرداری صاحب کو بھی اس بات کی سمجھ آ جائے گی کہ انہوں نے کن لوگوں کے ساتھ متھا لگایا ہے۔ انشاء اللہ ہم سب مل کر اس کا جواب دیں گے۔ آپ کا بہت شکریہ

جناب سپیکر: ضیاء اللہ شاہ صاحب!

جناب ضیاء اللہ شاہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

ہم کل بھی سردار صداقت کے امین تھے
ہم آج بھی انکار حقیقت نہ کریں گے
بن جائیں گے صبح درخشاں کے پیامی
ہم قافلہ شب کی قیادت نہ کریں گے

جناب سپیکر! پوری قوم اس سیاہ فیصلے کی مذمت کرتی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ حقیقی جمہوریت پر ایک وار کیا گیا ہے۔ پوری قوم آصف علی زرداری کے ڈکٹیٹ شدہ فیصلے کو سنانے پر، پی سی او ججوں اور آصف علی زرداری کو کبھی معاف نہیں کرے گی۔ پوری قوم میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں عدلیہ کی بحالی کے لئے، حقیقی جمہوریت کے لئے پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے جنگ لڑنے کے لئے تیار ہے۔ میں آپ کے توسط سے بے قول حکمران کو ایک پیغام دینا چاہوں گا کہ شیشے کے گھروں میں بیٹھ کر پتھر نہیں مارنے چاہئیں اگر کوئی پتھر پلٹ پڑا تو یہ حکمران رہیں گے اور نہ ان کے شیشے کے گھر رہیں گے۔ اپنی بیوی کو قتل کرنا تو آسان ہے مگر پوری قوم کی آزادی کا استحصال کرنا بہت مشکل ہے۔ ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، یاسر ملک صاحب!

جناب یاسر رضا ملک: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آج اس ایوان کی وساطت سے اس تاریک دن کی بھرپور مذمت کرتا ہوں۔ آج نہ صرف میرے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے ساتھ بلکہ پوری قوم کے ساتھ ایک زیادتی کی گئی ہے لیکن اس ایوان میں بیٹھے ہوئے میرے ساتھی آصف علی زرداری کو ایک پیغام دینا چاہتے ہیں کہ ہم تمہیں اس گھناؤنی سازش کا اس طرح جواب دیں گے کہ تم ایوان صدر سے نکل کر اپنے گھر کا راستہ پوچھتے پھرو گے اور اس ملک کے باشعور عوام تمہیں سڑکوں پر گھسیٹیں گے۔ میں اس ایوان میں موجود تمام ساتھیوں کے ساتھ یہ عہد کرتا ہوں کہ:

خون دل دے کر نکھاریں گے رُخ برگ گلاب
ہم نے گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے۔
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف نہ صرف اس ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام میرے ساتھیوں کے قائد ہیں بلکہ اس ملک کے بچے بچے اور بزرگوں کے دلوں میں دھڑکنے والی شخصیت ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم آج کے اس دن یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک آصف علی زرداری کو اس کے والد حاکم علی زرداری کی گود تک نہ پہنچائیں۔ میں اس شعر کے ساتھ آپ سے اجازت چاہوں گا کہ:

ارادے جن کے پختہ ہوں، نظر جن کی خدا پر ہو
طلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

جناب سپیکر: جی، میاں محمد رفیق صاحب!

میاں محمد رفیق: شکریہ۔ جناب سپیکر! دنیا بھر کے دانشوروں، آئین اور قانون کے ماہرین کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اختیارات کا ناجائز استعمال بھی جرم ہے، جائز اختیارات کا استعمال نہ کرنا بھی جرم ہے۔

جناب سپیکر! آپ کے توسط سے معزز ایوان اور میڈیا کی توجہ چاہتا ہوں۔ پی سی او عدالتوں اور پی سی او ججوں کے متعلق محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید) نے کسی وقت یہ کہا تھا جو ریکارڈ کا حصہ ہے۔ انہوں نے ''کنگرو کورٹس'' ''چمک'' کی اصطلاح استعمال کی تھی اور زرداری صاحب کے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے، شاید تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے۔ پی سی او ججوں کا میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے خلاف نااہلی کا فیصلہ قابل مذمت ہے، ہم اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں جس کا فیصلہ مناسب وقت آنے پر ملک کے سولہ کروڑ عوام کریں گے۔ عوام کی حکمرانی منتخب اداروں، پارلیمنٹ، اسمبلیوں، آئین، قانون اور انصاف کی بالادستی آزاد اور خود مختار عدلیہ، آزاد اور خود مختار الیکشن کے بغیر سیاسی ڈکٹیٹروں، سیاسی طالع آزماؤں، بوٹوں اور وردی والی سرکار کی سیاسی اور معاشی غلامی سے آزاد ہو سکتے اور نہ ہی بحرانوں سے نکل سکتے ہیں۔ پی سی او کورٹس ٹھاہ، پی سی او جج ٹھاہ، slavery go, slavery go

جناب والا! میری سیاسی تقریروں کی یہ نہایت ہی مختصر ترین تقریر ہے۔ اس لئے بھی کہ مجھے آپ راستے میں ٹوک دیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: میں نے تو آپ کو نہیں ٹوکا۔ جی، علی اصغر منڈا صاحب!

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آج کے اس موقع پر ایک عوامی قیادت کو پی سی او ججوں نے مجرمانہ سازش کرتے ہوئے زرداری صاحب کے ساتھ مل کر نااہل قرار دیا ہے۔ میرے ساتھیوں اور معزز اراکین نے مجھ سے قبل مذمت تو بہت کی ہے، میں بھی اس مذمت کے ساتھ ساتھ آج زرداری ٹولے کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں کہ یہ جو اب میدان لگ گیا ہے ہم انشاء اللہ تعالیٰ پنجاب کی آٹھ کروڑ عوام اور پاکستان کی سولہ کروڑ عوام یہ بات ثابت کریں گے کہ یہ وہ قیادت ہے جو دلوں پر راج کرتی ہے، جو ہمارے خون کے اندر سمائی ہوئی ہے۔ میں اس موقع پر گورنر راج کی پرزور مذمت کرتا ہوں اور ہم اسے مسترد کرتے ہیں۔ شیشے کے محل میں بیٹھ کر ہم پر چھوٹی چھوٹی کنکریاں پھینک رہے ہیں، ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ کل عالم اسلام کے لیڈر پاکستانی عوام کے دلوں کی دھڑکن میاں محمد نواز شریف شیخوپورہ آئیں گے اور شیخوپورہ کی عوام شیشے کے محلوں میں بیٹھے ہوئے اس آمر اور جابر حکمران کو وہ پہلا پتھر ماریں گے اور ان کی کشتی میں وہ سوراخ کریں گے کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد یہ کشتی ڈوب جائے گی اور ان کا شیشے کا کمزور محل تباہ و برباد ہو جائے گا، عوام کی حکمرانی واپس آئے گی۔ یہ لوگ کہتے تھے کہ نواز شریف اور شہباز شریف 2010 سے پہلے پاکستان کی سرزمین پر نہیں آئیں گے یہ بات کہنے والے آج غور سے سن لیں اور وقت نے یہ ثابت کیا کہ ایک طالع آزما کو شکست ہوئی اور اب اس کا ایک چیلا زرداری آج ہمیں اگر نااہل کروانے کے لئے اس ڈگر پر آگیا ہے تو ہم یہ چیلنج کے ساتھ بات کرتے ہیں کہ وہ وقت بہت قریب ہے جب دوبارہ اس صوبے کا وزیر اعلیٰ شہباز شریف ہوگا اور اس خداداد مملکت پاکستان کا وزیر اعظم نواز شریف ہوگا اور انشااللہ تعالیٰ ہم ان پی سی او ججوں کو سات سمندر پار غرق کر کے دم لیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: راؤ کاشف رحیم خان صاحب!

راؤ کاشف رحیم خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! آج سپریم کورٹ کے ان پی سی او ججوں نے جو فیصلہ دیا ہے اس نے ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف کے اس موقف کی تائید کی ہے کہ یہ جج انصاف دے سکتے ہیں نہ پاکستان کی کوئی خدمت کر سکتے ہیں۔ اس فیصلے سے پاکستان توڑنے کی سازش تیار ہو چکی ہے کیونکہ یہ فیصلہ کسی عام شخص اور کسی عام پارٹی کے خلاف نہیں بلکہ یہ فیصلہ پاکستان کے سولہ کروڑ عوام کے خلاف ہے۔ اسی موقع کی مناسبت سے میں بذریعہ میڈیا تمام پاکستانی قوم سے اپیل

کرتا ہوں کہ اس فیصلے کی نفی کرتے ہوئے پاکستان کو بچانے کے لئے، پاکستان کے بچوں کے مستقبل کو محفوظ بنانے کے لئے اپنے سارے اختلافات چھوڑ کر عملی طور پر سڑکوں پر نکل آئیں اور قائد پاکستان میاں محمد نواز شریف کی کال پر لبیک کہتے ہوئے اس فیصلے کے خلاف احتجاج کریں تاکہ اس بچے ہوئے پاکستان کو ناکام بنانے کے لئے جس کے خلاف کافی عرصے سے سازش ہو رہی تھی، میاں محمد نواز شریف کا بھرپور ساتھ دیں۔ اگر خدانخواستہ ہم نے وہ سابقہ رویہ برقرار رکھا تو میں اس ایوان میں خدا کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ شاید پاکستان کا نقشہ چند سالوں میں تبدیل ہو جائے۔ بہر حال میری آپ سے گزارش یہ ہے اور پاکستانی قوم سے اپیل ہے کہ اگر اس پاکستان کو بچانا ہے تو نواز شریف کو لانا ہے۔ پاکستان کو بچانا ہے تو شہباز شریف کو لانا ہے۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ اجازت چاہوں گا۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب سپیکر: محترمہ زیب جعفر صاحبہ!

محترمہ زیب جعفر: شکریہ۔ جناب سپیکر! پاکستان کی تاریخ میں آج کا دن black day منایا جائے گا۔ آج ایک بار پھر جمہوریت پر شب خون مارا گیا ہے۔ آج ایک بار پھر عوامی mandate کو خراب کیا گیا ہے۔ افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ زرداری صاحب جو ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف کو اپنا بڑا بھائی کہتے تھے نے آج ان کی پیٹھ پیچھے چھرا گھونپا ہے۔ یہ پی سی او ز جج جنہوں نے آج فیصلہ سنایا ہے یہ فیصلہ تو کئی دنوں پہلے لکھا گیا تھا جس کی زرداری صاحب کی طرف سے ڈکٹیشن ملی تھی۔ ہم اس فیصلے کو بالکل نہیں مانتے اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ جب زرداری صاحب نے صدر بننا تھا تو ان پر سے این آر او کے ذریعے cases ختم کر دیئے گئے، law میں amendment آ گئی اور B.A کی شرط ختم کر دی گئی جبکہ ہمارے قائدین جو دو دفعہ وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم کے منصب پر رہ چکے ہیں، ان کو نااہل قرار دیا گیا ہے۔ میں آج جناب آصف علی زرداری صاحب کو چیلنج کرتی ہوں کہ جائیں عوام کے کٹہرے میں اور جائیں عوام کی عدالت میں، ان کو ایک بھی ووٹ نہیں ملے گا۔ آج جس منصب پر وہ بیٹھے ہیں وہ محترمہ اور بھٹو خاندان کی قربانیوں کی وجہ سے وہاں بیٹھے ہیں۔ زرداری اور مشرف صاحب میں کوئی فرق نہیں ہے۔ صرف ایک نے civilian dress پہنا ہے اور دوسرے نے وردی پہنی ہوئی تھی۔ دونوں نے rule of law کو ختم کیا تھا، دونوں نے جمہوریت کو ختم کیا تھا اور آج کے فیصلے کو ہم condemn کرتے ہیں۔ میں یہ اعلان کرتی ہوں کہ اپنے ضلع رحیم یار خان سے سب سے بڑی ریلی اور سب سے زیادہ support ہمارے قائدین کو ملے گی اور عوام رو رہی ہے اور آج مجھے یہ یقین ہے کہ پاکستانی عوام میاں محمد نواز شریف کے ساتھ ہے، ہمارے قائد میاں محمد شہباز شریف کے ساتھ ہیں اور اگلے چند

مہینوں میں انشااللہ تعالیٰ یہ فیصلہ ہو گا کہ زرداری صاحب!اگر آج آپ نے ہماری حکومت ختم کرنے کی کوشش کی،آپ نے ہمارے وزیر اعلیٰ کو ہٹایا تو آپ کی بھی حکومت نہیں رہے گی۔ شکریہ

جناب سپیکر:ڈاکٹر غزالہ رضارانا صاحبہ!

ڈاکٹر غزالہ رضارانا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر!آج پی سی او کے نام نہاد ججوں نے ایک اور ایسا فیصلہ کیا تاریخ میں اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔انہوں نے میرے قائدین کو نااہل قرار دیا اور میں سمجھتی ہوں کہ یہ ایک جرم سے کم نہیں ہے۔ان پی سی او ججوں کی تو اپنی ہی اہلیت شک وشبہ سے بالاتر نہیں ہے لیکن اس کے باوجود انہوں نے ایسا فیصلہ کر دکھایا جو تاریخ میں سیاہ حروف سے لکھا جائے گا۔ میرے ان قائدین کو انہوں نے اس شخص زرداری کے کہنے پر نااہل قرار دیا جس کے ساتھ میرے قائدین نے بار بار معاہدہ کیا اور اس نے معاہدے کی بار بار خلاف ورزی کی۔ میں ایک شعر زرداری کی نذر کرتی ہوں کہ:

کر کر کے منتیں تیری عادت بگاڑ دی
دانستہ ہم نے تجھ کو ستم گر بنا دیا

میں اس زرداری کو بہت عرصہ سے جانتی ہوں کیونکہ میں سندھ میں رہ چکی ہوں۔اس زرداری نے بھٹو کے نام کو cash کیا ہے،اس زرداری نے بھٹو کی بیٹی کو cash کیا ہے،اس زرداری نے بھٹو کی بیٹی کو مروا دیا ہے اور پیپلز پارٹی کو ہائی جیک کر لیا ہے۔ میں پیپلز پارٹی والوں کو یہ پیغام دیتی ہوں کہ خدا کے واسطے اس زرداری کے چنگل سے نکل آؤ۔ خدارا! پیپلز پارٹی کو بچاؤ اور بھٹو کے نام کو بچاؤ۔ اگر تم بھٹو پر یقین رکھتے ہو اور اس پر جان دینے کے لئے تیار ہو تو خدارا! زرداری سے بچو، پیپلز پارٹی کو زرداری سے بچاؤ۔ میں زرداری کو ایک پیغام اور دینا چاہتی ہوں کہ تم نے جو کر لیا سو کر لیا اب تیار ہو جاؤ۔ میں شعر کی صورت میں اس کو ایک پیغام دیتی ہوں کہ:

ہم چھین لیں گے تم سے یہ شان بے نیازی
پھر مانگتے پھرو گے اپنا غرور ہم سے

میرے قائدین کو تم نے نااہل قرار دیا ہے،اللہ تمہیں نااہل قرار دے گا اور انشاء اللہ یہ بہت جلدی ہو گا۔ شکریہ

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ عارفہ خالد پرویز!

محترمہ عارفہ خالد پرویز: شکریہ۔ جناب سپیکر! آج ہم سب کے لئے ایک انتہائی غمناک دن ہے کہ ایک بے لوث خدمت کرنے والے قائد کو اس طرح کے فیصلوں سے دوچار کیا گیا۔ زندہ قوموں میں یہ چیزیں نہیں ہونی چاہئیں۔ آج کل کی دنیا جب ایک دوسرے سے اتنی connected ہے تو اس طرح کے فیصلے صرف پنجاب میں نہیں دیکھے جا رہے ہیں یہ پورے صوبے اور ملک میں، ہمسایہ ملک اور پوری دنیا میں دیکھے جا رہے ہیں۔ اس وقت پاکستان اس قسم کے غلط فیصلوں کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ بڑی مشکل سے آمریت سے جان چھڑائی اور جمہوریت آئی۔ ہم نے ہر طرح سے coalition کر کے اور ہر طرح کا ساتھ دے کر جمہوریت کو derail ہونے سے بچایا۔ ہم نے اپنے اوپر جبر کیا، ہم نے ہر طرح کی زیادتی سہی لیکن یہ اتنی بڑی زیادتی ہم سہنے کے لئے بالکل تیار نہیں ہیں۔ میری پوری قوم سے اپیل ہے کہ جب اس طرح کی ناانصافیاں اتنی بڑھ جائیں تو پھر وقت آ جاتا ہے کہ وہاں پر ایسے انقلاب آئیں جن سے قوموں کی تقدیریں دوبارہ بدل جائیں۔ اگر ایسی چیزیں نہ ہوتیں تو آج شاید پاکستان بھی نہ ہوتا۔ ہمارے ملک کو اس وقت بہت ضرورت ہے کہ ہم سب مل کر صحیح فیصلوں کو سامنے لے کر آئیں، پی سی او ججوں سے جان چھڑائیں کیونکہ دنیا میں اور کچھ ہو نہ ہو انصاف ہر ملک میں ملتا ہے۔ جس وقت کسی بھی ملک کے ساتھ ہم اپنے connection دیکھتے ہیں تو پہلی چیز ان کو ہماری عدالتیں نظر آتی ہیں جس کی وجہ سے ہمارے development کے کام رک جاتے ہیں۔ دوسرے ملک یہاں آ کر اپنی investment بند کر دیتے ہیں کیونکہ انہیں کچھ سمجھ نہیں آتی کہ وہ کہاں پر اور کس عدالت میں جا کر انصاف کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے؟ میری اس وقت اپنی عوام سے اپیل ہے اور پورے پنجاب سے اپیل ہے کہ اس صوبے میں جہاں پر ہم لوگ انتہائی ترقی کر رہے تھے اس کو بُری نظر سے بچائیں اور باہر نکل کر اس کو دوبارہ ترقی کے راستے پر گامزن کریں۔ یہاں پر education reforms کے کام ہو رہے تھے، یہاں پر ہسپتالوں میں کام ہو رہے تھے، یہاں پر ہر طرح کے فنڈز دیئے جا رہے تھے endowment funds دیئے جا رہے تھے، اس وقت پنجاب کے بچوں کو confidence دلانے کے لئے تقریری مقابلے کئے جا رہے تھے۔ وہ ایسی writings کے مقابلے تھے کہ ایک overall ایسا علاقہ بنتا چلا جا رہا تھا کہ جہاں ہر طرف ترقی ہوتے ہوئے نظر آ رہی تھی۔ یہ وہی صوبہ ہے جہاں دو روپے کی روٹی بھی بکی۔ اس طرح کی ترقی جب عوام نے محسوس کی اور دیکھی تو یہ ایک ایسا فیصلہ ہے جس سے پنجاب کا رہنے والا ہر کوئی انتہائی disturb

ہو گا اور definitely اس کے نتائج اچھے نہیں ہوں گے۔ ہمیں ہرگز آج کی حکومت سے یہ امید نہیں تھی کہ وہ democracy کے خلاف فیصلے کریں گے، بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب احسان الدین قریشی!

حاجی احسان الدین قریشی: جناب سپیکر! آج کا دن پھر پاکستان کا سیاہ ترین دن ہے۔ آج پاکستان کے سولہ کروڑ عوام کے دل رو رہے ہیں اور وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ پاکستان کی صحیح قیادت میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کو جس طرح اس کنگرو کورٹس نے زرداری کے حکم پر نااہل قرار دیا ہے یہ ایک ایسا سانحہ ہے جو خدانخواستہ پاکستان کے خلاف ایک سازش ہے۔ آج میڈیا دکھا رہا ہے کہ سارا پاکستان کس طرح احتجاج کرتے ہوئے سڑکوں پر امڈ آیا ہے۔ آج ساری دنیا میں اس بات کو شدت سے محسوس کیا گیا ہے کہ جہاں انصاف نہ ہو وہاں معاملات کیسے چلیں گے؟ آج زرداری نے یہ ثابت کیا کہ میں وہی ہوں جو پرویز مشرف تھا، میں اسی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس کے جسم پر ایک خاکی وردی نہیں ہے لیکن سب کچھ وہ اسی انداز اور اسی طرح چلا رہا ہے کہ پاکستان آج نظر آرہا ہے کہ یہ صرف فرد واحد کے حکم پر چل رہا ہے لیکن اس کو شاید یہ معلوم نہیں ہے کہ آج پاکستان کو جس انداز میں اس نے چلایا ہے یہ اس کے لئے نقصان دہ ہے اور اس میں پاکستان کا بہت بڑا نقصان ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ زرداری کو یہ بات سمجھ نہیں آرہی ہے حالانکہ میری قیادت نے واضح طور پر فرمایا، میری قیادت نے ان کو بارہا سمجھایا کہ پاکستان میں جمہوریت کو چلنا چاہئے۔ پاکستان میں جمہوریت کے لئے میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی قربانیاں اس قدر ہیں کہ آج یہ اس کو کسی صورت میں بھلا نہیں سکتے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان میں آج جس طرح میاں محمد نواز شریف پاکستانی عوام کے دلوں میں دھڑکتے ہیں اور دلوں پر راج کرتے ہیں وہ پیپلز پارٹی کا یہ نام نہاد لیڈر زرداری بالکل پاکستانیوں کے دلوں میں نہیں ہے۔ میاں محمد شہباز شریف نے آج پاکستان کے چاروں صوبوں کو یہ پیغام دیا تھا، پہلے جب پنجاب میں میاں محمد شہباز شریف کا اقتدار نہیں تھا تو پنجاب کے خلاف بہت بُری باتیں کی جاتی تھیں، پنجاب کے خلاف زہر اگلا جاتا تھا لیکن میاں محمد شہباز شریف نے بلوچستان کو کارڈیالوجی دیا، سندھ کو گندم دی اور سرحد کو گندم دی ان کو یہ باور کرایا کہ ہم پاکستانی ہیں۔ پاکستان کی عوام کے ساتھ ہیں اور پاکستان کے ہر شہری کا درد ہمارا درد ہے۔ پاکستان کے ہر شہری کا مسئلہ ہمارا مسئلہ ہے لیکن یہ باتیں ان کو پسند نہیں تھیں، ان کی سوچ تھی کہ اگر یہ چلتے رہے تو پھر پاکستان سارے کا سارا ان کا ہے لیکن اس کو یہ سمجھ آجانی چاہئے کہ اب اس سے زیادہ پاکستان کے سولہ کروڑ عوام انشاء اللہ تعالیٰ میاں محمد نواز شریف

کے ساتھ ہیں اور میاں محمد نواز شریف کی قیادت کو تسلیم کرتے ہیں۔ وہ دیکھ رہے ہیں کہ اگر کوئی نجات دہندہ ہے، پاکستان کو کوئی بچا سکتا ہے، پاکستان کے خلاف جو سازشیں ہو رہی ہیں ان کو اگر کوئی دور کر سکتا ہے تو وہ میاں محمد نواز شریف ہے۔ یہ وہی میاں محمد نواز شریف ہے جس نے پاکستان کو ایٹمی قوت بنا دیا، یہ وہی میاں محمد نواز شریف ہے جس نے پاکستان کو بچانے کے لئے اپنا تن من دھن قربان کیا۔ یہ وہی میاں محمد نواز شریف ہے جس نے پاکستان کی سالمیت کے لئے جلا وطنی قبول کی، اپنے والد کے جنازے تک میں نہیں آیا۔ یہ وہی میاں محمد نواز شریف ہے یہ وہی میاں محمد شہباز شریف ہے انشاء اللہ تعالیٰ میاں محمد نواز شریف پہلے جھکے تھے آج جھکیں گے اور نہ ہی future میں، آپ دیکھیں گے کہ میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف ہی اس ملک کی قیادت کریں گے۔ جو فیصلہ کیا ہے یہ قابل مذمت ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کو شاید شرم آ جائے لیکن نظر آ رہا ہے کہ ان کو شرم نہیں آ رہی ہے۔ وہ ایک سازش کے تحت اس طرف بڑھ رہے ہیں جس میں عدلیہ اسی طرح اپنا کردار ادا کر رہی ہے جس طرح مشرف کے دور میں اس نے ادا کیا۔ میں اسی پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ آنے والا وقت بھی ہمارا ہے، میاں محمد نواز شریف کا ہے، میرے قائد میاں شہباز شریف کا ہے۔ یہ اسمبلی بھی انشاء اللہ انہی کی وجہ سے چلے گی اور یہ پاکستان کی اسمبلیاں انہی کی وجہ سے چلیں گی۔ ان کے پلے نہ پہلے کچھ تھا ایک مجبوری تھی بے نظیر کا ایک نام تھا اس کا ایک مقام تھا۔ اسی کی وجہ سے آج ان کو کچھ ملا ہے لیکن آج انہوں نے بے نظیر کے ساتھ جو کچھ کیا ہے اس کو عوام جانتی ہے۔ بے نظیر کے ساتھ انہوں نے جو سلوک کیا ہے اس کا آج تک پرچہ درج نہیں ہوا، اس کی تحقیقات نہیں ہوئیں اور یہ سب ہمارے پیچھے لگے رہے ہیں۔ انشاء اللہ یہ اپنے عزائم میں ناکام ہوں گے اور پاکستان کی قیادت میاں محمد نواز شریف کے پاس ہو گی اور میاں محمد شہباز شریف ہراول دستے کے طور پر آگے چلیں گے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ راحیلہ خادم حسین!

محترمہ راحیلہ خادم حسین: شکریہ۔ جناب سپیکر! آج کا دن پاکستان کی تاریخ میں ایک دفعہ پھر بڑے سیاہ حروفوں سے لکھ دیا جائے گا۔ جو فیصلہ 18۔فروری کو عوام نے دیا اور یہ پنجاب اسمبلی اپنے وجود کی تکمیل تک پہنچی اور ہم تمام ممبران میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے ووٹوں کے ساتھ، ان کی شخصیت کے ووٹوں کے ساتھ اس اسمبلی میں آج موجود ہیں اس کو پی سی او زدہ ججوں نے اپنے ایک قلم کے ساتھ نااہل قرار دے دیا، نہایت شرمناک بات ہے۔ میں آپ کی اجازت سے آج یہ بات بھی کہہ دینا چاہتی ہوں کہ ان پی سی او زدہ ججوں کے خلاف اور اس عدلیہ کے خلاف

ہماری مسلم لیگ (ن) جس کا یہ مؤقف تھا کہ عدلیہ کو آزاد ہونا چاہئے۔آج ہمارے اس مؤقف کو سچ ثابت ہوتے عوام نے خود دیکھ لیا ہے۔ایک دفعہ پھر عوام نے دیکھا کہ ہم جس آزاد عدلیہ کی بات کرتے تھے وہ آج سچ ثابت ہو گئی کہ یہ جج کبھی بھی انصاف پر مبنی فیصلے نہیں کر سکتے جنہوں نے عوام کے اس فیصلے کو رد کر دیا جو انہوں نے 18۔فروری کو میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف صاحب کے ہاتھوں میں دیا تو ہم ان سے کیسے توقع کر سکتے ہیں کہ یہ عوام کو انصاف فراہم کریں گے لہذا آج ہمارے اس مؤقف کو تقویت ملی ہے اور آج ہمارا سر فخر سے بلند ہے کہ ہم آزاد ججوں کے لئے جو بات کرتے رہے وہ بالکل ٹھیک تھی اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان ججوں کی بحالی کے لئے، عدلیہ کی بحالی کے لئے اس ملک میں اصل جمہوریت کے لئے ہمیشہ اس طرح کے اقدامات کرتے رہیں گے، چاہے یہ اس طرح ہمیں سو دفعہ نااہل قرار دیتے رہیں ہمیں اس بات سے فرق نہیں پڑتا لیکن میں یہاں پر آپ کی اجازت سے استاد دامن کے چند شعر آپ کو سنانا چاہوں گی اور اس ہاؤس کی نذر کرنا چاہوں گی:

پتا لگے گا پتراں ساریاں دا
بول بولیاں دے کیہڑا پاء پاندا اے
کیہڑا چٹے جھاٹے دی لج رکھدا اے
کیہڑا ماں دے سر وچ سواہ پاندا اے

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک محمد اقبال چنڑ صاحب!

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب سپیکر! آج نام نہاد ججوں نے جنہوں نے پی سی او کے تحت حلف لیا تھا، جنہوں نے پاکستان کی سلامتی کے خلاف حلف لیا تھا آج انہوں نے نہ صرف میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف بلکہ سولہ کروڑ عوام کے خلاف فیصلہ دیا ہے اور یہ ایوان جس طرح میرے تمام ساتھی مذمت کر رہے ہیں، میں بھی ان ججوں کے فیصلوں کی مذمت کرتا ہوں اور میں یہ زرداری کو بتا دینا چاہتا ہوں جو اس وقت اقتدار کے نشے میں ہے۔ایک شخص اقتدار کے نشے میں ہے اور ایک شخص شراب کے نشے میں ہے یہ دونوں مل کر پاکستان کی سلامتی کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ان دونوں اشخاص نے پنجاب کی جمہوریت کو قتل کیا، انہوں نے ججوں کے ذریعے پاکستان کی سولہ کروڑ عوام کا قتل کیا۔ہمارے قائد فخر جمہوریت میاں محمد نواز شریف اور ہمارے قائد میاں محمد شہباز شریف جو عوام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں جن کے دل میں عوام کا درد ہے، وہ چاہتے ہیں کہ پنجاب، پاکستان ترقی کرے، وہ چاہتے ہیں کہ ہماری نئی نسل تعلیم یافتہ ہو، پنجاب میں بلکہ پورے پاکستان میں جہالت کا خاتمہ ہو اور علم کی روشنی ہو انہوں نے

ہر ادارے میں آکر، ہر ادارے کی درستی کی، چاہے وہ صحت ہو، ایجوکیشن ہو ہر ادارے کو انہوں نے درست کیا لیکن ملک کے دشمن، ملک کو توڑنا چاہتے ہیں اور ہمارے قائد ملک کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں ۔اس وقت پاکستان مسلم لیگ (ن) ایک واحد جماعت ہے جو پاکستان کی سلامتی چاہتی ہے، جو یہ چاہتی ہے کہ یہاں کی عوام مزید ترقی کرے اور میں ان ججوں کے فیصلوں کو نہیں مانتا اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جس طرح 1999 میں ایک آمر نے ایک عوامی حکومت کا خاتمہ کیا تھا آج پھر وہی دور شروع ہو گیا ہے، پھر ایک ظالم، قاتل نے اس کی رو میں آکر پھر جمہوریت کا قتل کیا ہے اور میں بہاولپور ڈویژن کی نمائندگی کرتے ہوئے اپنے قائد کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جس طرح پہلے ہم نے آٹھ سال آمر کے خاتمے کے لئے جدوجہد کی تھی آج بھی اس نام نہاد صدر اور نام نہاد ججوں کے خلاف اعلان جنگ کرتے ہیں اور عدلیہ کی آزادی کے لئے آپ کی ہر کال کے منتظر ہیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ، جی، فرح دیبا صاحبہ!

محترمہ فرح دیبا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! آج ہماری یہ پاک دھرتی، ہمارا یہ پیارا پاکستان، جن حالات میں نظر آرہا ہے یہ لمحہ فکریہ ہے۔ ہمارے قائد محترم میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف اس عوام کے دلوں کی دھڑکن جو اس ملک کی امید بن کر آمریت کے اس دور سے گزر کر، اس ظلم و ستم سے گزر کر اور ان حالات کا سامنا کر کے اور قربانیاں دے کر جب اپنے ملک میں واپس تشریف لائے تو سامنے چارٹر آف ڈیموکریسی آ گیا کہ ہم نے اس پر قائم رہنا ہے۔اس میں ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف شامل ہیں۔آج اس نے محترمہ بے نظیر بھٹو کے وعدے، ان کی اپنی لیڈر شپ کو ڈبو دیا ہے، اپنی پارٹی کے معیار کا بیڑہ غرق کر دیا ہے۔اس جماعت کے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ ان کی اپنی لیڈر نے ہمارے قائد کے ساتھ اس عوام کے ساتھ، وعدہ کیا آج وہ اس پر پورے نہیں اترے، ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف جو آج بھی ہمارے وزیر اعلیٰ ہیں اس عوام کے وزیر اعلیٰ ہیں، میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے حوالے سے آج نااہلی کا جو بھی فیصلہ ہوا عوام اس کو مسترد کرتی ہے۔اس وقت پنجاب میں جو فیصلے ہو رہے تھے میاں محمد نواز شریف کی پالیسیوں کے ساتھ اور میاں محمد شہباز شریف کے بہترین اقدام سے عوام بہت خوش تھی، عوام کو بہت relief مل رہا تھا۔کیا عوام یہ نہیں چاہتی تھی؟ یہی عوام کے حوصلے بڑھا رہی تھی، یہی عوام کو زندگی کی طرف لے کر جا رہی تھی، یہی عوام اپنے ملک کی معیشت جو ڈوب چکی ہے اس کی بہتری کی طرف جا رہی تھی، امن و امان کی طرف جا رہی تھی اور عدلیہ کی بحالی کے لئے جا رہی تھی۔ عوام

یہی چاہتی تھی اور آج عوام کی ان امیدوں کا بیڑہ غرق کر دیا ہے۔ ہم پوری دنیا میں شرمندہ ہو چکے ہیں، یہ بہت ہی لمحہ فکریہ ہے، ہمیں اس کو صرف تقریروں کی حد تک نہیں، گلی گلی اور کونے کونے تک اس پیغام کو لے کر جانا ہے۔ آج اگر عوام میاں محمد نواز شریف کی جو بہترین پالیسیاں ہیں ان کو اگر ہم لے کر چلیں اور جو قربانیاں اور جو حکمت عملی اور وہ وعدہ جس وعدے پر وہ قائم رہے وہ عوام کی آواز ہے، آج عوام جیت گئی ہے کہ جو عوام چاہتی ہے وہ یہی جماعت میاں محمد نواز شریف کی PML(N) ہے، پاکستان مسلم لیگ (ن) ہے جو اس ملک کی صحیح معنوں میں سب سے بڑی جماعت ہے اور جو عوام کی امنگوں کی ترجمان ہے۔ ہمیں ان وعدوں اور عوام کی امنگوں کو آگے لے کر چلنا ہے اور ہم آج پوری دنیا میں شرمندہ ہو گئے ہیں ہم نے اپنے خون سے، اپنی قربانیوں سے، آگے جو صورتحال ہونی ہے اس کو بچانا ہے۔ ہم ایک ہی دفعہ اس دنیا میں آتے ہیں اور ایک ہی دفعہ اس دنیا سے چلے جاتے ہیں، دوبارہ نہیں آتے، ہم سب مسلمان ہیں۔ ہمیں اس چیز کو سوچنا چاہئے، اللہ کے بعد ہم اس دھرتی کو سنبھالنے والے ہیں اور اس دھرتی میں ہر چیز کو بہترین طریقے سے اسلام کے نظریہ کے مطابق چلانا ہے، ہم نے اپنے ملک کی حفاظت کرنی ہے۔ اس اسلامی جمہوریہ پاکستان کی حفاظت کرنے کا جو ہم نے قدم اٹھایا تھا ہم نے اپنی جو شخصیات ہیں جنہوں نے اپنے ملک کو بچانے کے لئے قربانیاں دیں، اپنے ملک کو بنانے کے لئے قربانیاں دیں اللہ کے بعد ہم اس دھرتی کو سنبھالنے والے ہیں اور اس دھرتی میں ہر چیز کا بہترین طریقے سے اسلام کا جو نظریہ ہے اس کے مطابق ہم نے اپنے اس ملک کی حفاظت کرنی ہے۔ اس اسلامی جمہوریہ پاکستان کی حفاظت کرنے کا ہم نے جو قدم اٹھایا تھا، جو وہ شخصیات ہیں جنھوں نے اپنے ملک کو بچانے کے لئے قربانیاں دیں، آج ہم وہ وعدے بھول گئے ہیں۔ یہ اس ملک سے نہیں ہیں، یہ اس عوام سے نہیں ہیں، ہمیں آج یہ فیصلہ کرنا ہو گا کہ مشرف کے جو اقدامات تھے، فرد واحد کے جو فیصلے تھے آج وہی پالیسیاں زرداری اپنا رہے ہیں اور وہ اپنے انجام تک پہنچیں گے، آج مشرف اکیلا ہے، اس کے ساتھ کوئی نہیں، زرداری بھی اکیلا ہی ہے، یہ بے نظیر بھٹو کی ہی جماعت تھی جو ختم ہو چکی ہے، یہ زرداری کی جماعت نہیں ہے۔ بے نظیر بھٹو کے جو فیصلے تھے وہ ختم ہو چکے ہیں، بے نظیر بھٹو کی جو سوچ تھی وہ ختم ہو چکی ہے۔ یہ اس بات پر غلط فہمی ختم کر لیں کہ اب صرف اور صرف عوام کی نظریں اس جماعت کی طرف ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بعد جو حکم ہوا ہے وہ ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف کو اس ملک کو بچانا ہے اور اگر اس ملک کو بچانے کے لئے یہ بہترین کام ہو رہے تھے تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ عوام کی آواز ہے کہ اس

ملک کا سب سے بڑا دشمن، اس ملک کی سالمیت، اس ملک کی عدلیہ، اس ملک کی معیشت، اس ملک کے امن کا سب سے بڑا دشمن زرداری ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب محمد یٰسین سوہل صاحب!

جناب محمد یٰسین سوہل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ آج کا جو سیاہ ترین فیصلہ ہے اس پر مجھے سرائیکی کا ایک شعر یاد آ رہا ہے۔

لفظاں دے شہر والو! چپ دی وبا کو روکو
ورنہ ایہہ ڈیہن اک دن وستیاں اجاڑ ڈیسی

آج کا یہ فیصلہ جو میں سمجھتا ہوں کہ عدلیہ کا فیصلہ ہے اور نہ ہی یہ فیصلہ پیپلز پارٹی کا ہے کیونکہ آج میں نے پیپلز پارٹی کے لوگوں کو گلیوں اور بازاروں میں دیکھا ہے کہ جس طرح ہم احتجاج کر رہے ہیں وہ لوگ بھی آج آنسو بہا رہے تھے کہ زرداری نے ہمارے پنجاب کے مسیحا، پنجاب کے خادم اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کو نااہل کر دیا ہے اور پاکستان کے قائد، عالم اسلام کے قائد میاں محمد نواز شریف کو نااہل کر دیا ہے، یقین کریں جس طرح ہم یہ احتجاج کر رہے ہیں کہ یہ بڑا غلط فیصلہ ہے اور سیاہ ترین فیصلہ ہے اسی طرح وہ لوگ بھی ہمارے ساتھ ہیں اور انھوں نے بھی اسی طرح ہمارے ساتھ احتجاج کیا ہے اسی لئے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ فیصلہ عدلیہ کا فیصلہ نہیں ہے، یہ فیصلہ پیپلز پارٹی کا فیصلہ نہیں ہے بلکہ یہ فیصلہ ایک مدہوش اور بدمست ٹرائیکا سے میری مراد چیف جسٹس ڈوگر، زرداری اور یہ سلمان تاثیر ہیں جنھوں نے مدہوشی کے عالم میں یہ فیصلہ کیا ہے اور مدہوشی انہیں کس بات کی ہے وہ بھی میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ انہیں پتا تھا کہ 12۔ مارچ کو وکلاء کا لانگ مارچ ہے، آپ بھی وکیل ہیں، میں بھی وکیل ہوں، وکلاء کا لانگ مارچ ہونے جا رہا ہے اس میں میاں محمد نواز شریف نے بھی پورے پاکستان کے اندر اپنی پارٹی کو کال دے دی ہے، یہ اس خوف میں مبتلا ہو چکے تھے، ان کے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا، انہوں نے یہ سوچا کہ ہم اس طرح انہیں ڈرا دھمکا کر پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیں گے لیکن میں اس مدہوش ٹرائیکا کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہم نے آپ کے بگ باس کی وردی اتاری تھی، آپ کی شیروانیاں بھی انشاء اللہ ہمارے وکلاء، ہمارے سول سوسائٹی کے افراد، پاکستان کے عوام، مسلم لیگ (ن) کے ورکر اور ہماری پارٹی سب مل کر 12۔ مارچ کو اسلام آباد میں دھرنا دیں گے اور آپ کی شیروانیاں اتاریں گے، جس دن ہم نے آپ کی شیروانیاں اتار دیں انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسی دن بحال ہو جائیں گے اور وہ عزت کے ساتھ پاکستان

کے اندر اقتدار سنبھالیں گے اور پاکستان کی باگ ڈور سنبھالیں گے۔ ان بے غیرتوں کی طرح وہ باگ ڈور نہیں سنبھالیں گے بلکہ وہ غیرت کے ساتھ پاکستان کا انتظام و انصرام چلائیں گے۔ میں آخر میں ایک شعر کہنا چاہتا ہوں کہ:

غیرت ہے بڑی چیز جہان تگ و دو میں
پہناتی ہے درویش کو تاج سر داراں

جناب ڈپٹی سپیکر: ماشاء اللہ جی۔ اب سردار واجد صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ ان کے بعد مہر سلطان سکندر بھروانہ صاحب!۔۔۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں۔ شاہد محمود خان صاحب!

جناب شاہد محمود خان: جناب سپیکر! آج 25۔فروری کا دن پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ کے لئے سیاہ دن کے نام سے جانا جائے گا۔ آج جمہوریت کا قتل عام ہوا ہے۔ آج اس mandate کا قتل عام ہوا ہے جو 18۔فروری 2008 کو عوام نے ہمیں دیا تھا۔ آج کا یہ دن پاکستان میں ہمیشہ سیاہ دن کے نام سے یاد رکھا جائے گا۔ ہمیں یہ دیکھنا پڑے گا کہ وہ کون سی قوتیں ہیں جو کہ 63 سال بعد آج اس ملک میں آزاد عدلیہ کے لئے جدوجہد ہو رہی تھی اور 63 سال کے اس عرصہ میں آج تک ہماری عدلیہ آزاد نہیں ہوئی تھی۔ ہماری عدلیہ ہمیشہ کسی ڈکٹیٹر کے کہنے پر چلتی تھی لیکن ان سیاسی قوتوں نے جو اس ملک میں عدلیہ کو پروان چڑھنا نہیں دیکھنا چاہتے انہی سیاسی قوتوں نے بے نظیر کا قتل عام کر کے زرداری کو حکومت دی۔ ہمیں یہ دیکھنا پڑے گا کہ ان قوتوں کو جو بیرونی قوتیں ہیں، جو اس ملک کو کمزور کرنا چاہتی ہیں، جو اس ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتی ہیں ہمیں ان قوتوں کو بے نقاب کرنا پڑے گا، ہمیں ان قوتوں کے اشارے پر چلنے والے ایسے حکمران نہیں چاہئیں کہ جب وہ قوتیں حکمرانوں کو کہیں تو وہ اسی طرز پر چلیں۔ میں یہ کہوں گا کہ آج ہمیں ان بیرونی قوتوں اور ان آقاؤں کو خوش نہیں کرنا چاہئے۔ ہمیں اپنے فیصلے خود کرنے چاہئیں۔ مجھے اپنے قائدین میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف پر فخر ہے کہ انھوں نے عوام سے جو وعدہ کیا تھا کہ ہم عدلیہ کی آزادی کے لئے ایسی ہزاروں حکومتیں قربان کر دیں گے اور الحمد للہ ہم اس عوام سے کئے ہوئے وعدے پر آج سرخرو ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے قائدین کے ساتھ پوری عوام ہے، سولہ کروڑ عوام ان کے ساتھ ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اپنے قائدین کے شانہ بشانہ چلتے ہوئے اس ملک کی بقاء اور سلامتی کے لئے ہر قربانی دیں گے، فی امان اللہ، خدا حافظ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔اب عمران خالد بٹ صاحب!

جناب عمران خالد بٹ : جناب سپیکر! آج کا فیصلہ پاکستان کی تاریخ کے ان سیاہ فیصلوں میں سے ایک فیصلہ ہے جس کی کڑی پچھلے ان فیصلوں سے ملتی ہے کہ جب بھی اس ملک پر فوجی آمروں نے شب خون مار کر اس ملک کے منتخب وزیر اعظم اور اس ملک کی منتخب اسمبلیوں کو ختم کیا اور اس وقت کے مفاد پرست ججوں نے ان کے اقدام کو درست قرار دیتے ہوئے اس ملک کو نقصان پہنچایا۔اسی طرح آج کے ان پی سی او ججوں نے جو میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کو نااہل قرار دیا ہے یہ پی سی او جج، دیکھ لیجئے ظلم کی یہ بات ہے کہ ان پی سی او ججوں نے یہ فیصلہ سنایا ہے کہ جن کی اپنی اہلیت ایک سوالیہ نشان بنی ہوئی ہے۔ان لیڈروں کو نااہل قرار دیا ہے جن کی اہلیت کے گواہ اس ملک کے سولہ کروڑ عوام ہیں، جن کی اہلیت کا گواہ 18-فروری کا دن ہے۔یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ جن لیڈران کو اس ملک کی سولہ کروڑ عوام منتخب کرے ان کو یہ جج نااہل قرار دے دیں۔جن کی اہلیت کا گواہ 18-فروری کا دن ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جن لیڈران کو اس ملک کی سولہ کروڑ عوام منتخب کرے یہ ان کو نااہل قرار دے دیں؟ ہم ان پی سی او ججوں کے فیصلوں کو نہیں مانتے۔آج ہمارے لیڈران میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف نے جو ان پی سی او ججوں کے خلاف اعلان جنگ کیا ہے ہم ان کے اس فیصلے کی توثیق کرتے ہوئے ان کا بھرپور ساتھ دیں گے اور اس وقت تک اس جنگ میں شریک رہیں گے جب تک اس ملک میں آزاد عدلیہ نہیں آ جاتی اور جب تک اس ملک میں رہنے والے ہر باسی کو، ہر شہری کو انصاف نہیں مل جاتا اور صحیح معنوں میں اس ملک کی عدالتوں میں انصاف فراہم کرنے والے جج آ کر نہیں بیٹھ جاتے۔بہت بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سردار محمد ایوب خان گادھی صاحب!

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کیوں کھڑے ہو گئے ہیں؟ پلیز تشریف رکھیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! آپ نے میری طرف اشارہ کیا تھا۔

سردار محمد ایوب خان گادھی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - جناب سپیکر! آج کا دن پاکستان کی تاریخ میں ایک اور سیاہ ترین دن ہے جس طریقے سے آج پاکستانی عوام کے دلوں پر راج کرنے والے ہمارے لیڈر قائد پاکستان میاں محمد نواز شریف اور خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو ان

لوگوں سے نااہل کروایا گیا ہے جو خود نااہل ہیں اور وہ اس قابل ہی نہیں ہیں کہ وہ ملک کی اعلیٰ ترین عدالت میں بیٹھیں۔اس فیصلے کو سننے کے بعد جس طرح پاکستان کی عوام سراپا احتجاج بن کر باہر سڑکوں پر نکلی ہے، جس طرح دکانداروں اور ہر طبقہ زندگی کے لوگوں نے ہڑتال کا اعلان کیا ہے وہ اس چیز کو ظاہر کرتا ہے کہ میاں محمد نواز شریف کس طریقے سے اس ملک کے عوام کے دلوں پر راج کر رہا ہے اور وہ آدمی جو پاکستان کے عوام کے دلوں پر راج کرے اسے کوئی عدالت نااہل قرار نہیں دے سکتی، وہ کبھی نااہل نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر! پاکستان مسلم لیگ (ن) نے عوام سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس ملک کو ایک آزاد عدلیہ دے گی، اس ملک کی عدلیہ کو آزاد کروائے گی جناب جسٹس افتخار چودھری کو واپس چیف جسٹس کی کرسی پر بٹھائے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

انشاء اللہ ہم اس وعدے کو پورا کریں گے اور اس کے لئے ایک بھرپور انداز میں تحریک چلائیں گے اور انشاء اللہ جسٹس افتخار چودھری کو چیف جسٹس کی کرسی پر بٹھایا جائے گا پھر اس ملک میں انصاف کا بول بالا ہو گا اور اس ملک کی عدلیہ آزاد ہو گی۔

جناب سپیکر! اگر زرداری صاحب یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہمارے لیڈران کو نااہل قرار دلوا کر آرام سے کرسی صدارت پر بیٹھیں گے تو یہ ان کی خام خیالی ہے۔اب انھوں نے یہ جنگ خود شروع کی ہے تو یہ جنگ پنجاب تک نہیں رہے گی بلکہ پورا پاکستان اس کی لپیٹ میں آئے گا۔انشاء اللہ ہم میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کو واپس ان اسمبلیوں میں لائیں گے۔وہ پاکستانی عوام کے لیڈر ہیں اور لیڈر کبھی بھی نااہل نہیں ہو سکتا۔کوئی عدالت اسے نااہل نہیں کر سکتی۔اس معزز ایوان میں یہ ہمارا وعدہ ہے کہ وہ عوام کے لیڈر ہیں وہ ان اسمبلیوں میں آئیں گے اور جو کرپٹ لوگ مختلف جگہوں پر بیٹھے ہوئے ہیں ہم ان کو باہر نکالیں گے۔بہت شکریہ(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔جی کلو صاحب! ذرا دو منٹ میں بات کریں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں ایک منٹ میں بات ختم کر دوں گا۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

ملک محمد وارث کلو: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

ایک اور دریا کا سامنا تھا منیر مجھ کو
میں ایک دریا کے پار اترا تو میں نے دیکھا

جناب سپیکر! آپ جانتے ہیں کہ کسی بھی ریاست کے تین ستون ہوتے ہیں۔ عدلیہ، انتظامیہ اور مقننہ، جب تک تینوں ستون مکمل نہ ہوں اس وقت تک ریاست پوری طرح کام نہیں کر سکتی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا فرمان ہے کہ معاشرے کفر کے ساتھ تو زندہ رہ سکتے ہیں لیکن ظلم کے ساتھ معاشرے زندہ نہیں رہ سکتے۔ چرچل نے دوسری جنگ عظیم کے بعد کہا تھا کہ اگر میری عدالتیں انصاف دے رہی ہیں تو Great Britain کی معیشت بحال ہو جائے گی۔ 3۔ نومبر کے قدم کے بعد جس طریقے سے ان ججوں کو بٹھایا گیا یہ پورا ملک جانتا ہے کہ ان ججوں کا پی سی او کے تحت حلف لینے والا خود بھی نااہل تھا اور یہ جج بھی نااہل تھے۔ آج تک ان ججوں کو کسی نے تسلیم نہیں کیا اور یہ نوشتہ دیوار ہے کہ جب ان کا جی چاہا ایک دن کے نوٹس پر graduation کی شرط ختم کر دی ہے۔ جب ان کا جی چاہا ہے تو انھوں نے انتہائی نامنصفانہ فیصلے دیئے ہیں۔ اس فیصلے کے بارے میں بھی سب کو معلوم تھا کہ ان لوگوں نے یہ فیصلہ کس طرح دینا ہے۔ ایک بندہ ان کو dictate کرا رہا ہے He has stepped into the shoes of General Musharraf. میں تو یہ کہتا ہوں کہ یہ جنرل مشرف سے بھی دو قدم آگے بڑھ کر West اور امریکہ کی غلامی کر رہا ہے اور انہی کے ایجنڈے پر چل رہا ہے۔ آج میں یہاں ایک بات کرنا چاہتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ فیصلہ جو بظاہر ہمیں لگ رہا ہے کہ یہ ہمارے خلاف آیا ہے لیکن میں آپ کے توسط سے پورے وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ فیصلہ ہمارے حق میں ہے کہ ہم جو coalition بنا چکے تھے وہ نیکی اور شر کی کبھی coalition نہیں ہوتی اور میں اس coalition کو condemn کرتا ہوں اور یہ کچھ مجبوریاں تھیں۔

اپنے اپنے بے وفاؤں نے ہمیں یکجا کیا
ورنہ توں میرا نہ تھا اور میں تیرا نہ تھا

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ میاں نصیر صاحب! آپ بول چکے ہیں۔ پلیز تشریف رکھیں۔ جی اللہ رکھا صاحب آپ بات کریں لیکن دو منٹ سے زیادہ نہیں۔

جناب اللہ رکھا: جناب سپیکر! آج دو منٹ کی شرط لگائیں۔

جناب سپیکر: جی نہیں۔میں بالکل شرط لگاؤں گا۔آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب اللہ رکھا:اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ،بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، عن الحکم الا للہ علیہ توکلت و علیہ فلیتوکل المتوکلون صدق اللہ العظیم۔زمین وآسمان ہو ہر جگہ حکم چلتا ہے تو میرے اور آپ کے رب کائنات کا چلتا ہے۔جو لوگ اپنے اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں اور اس یقین کے ساتھ چلتے ہیں کہ اللہ ہماری مدد کرے گا تو اللہ ان لوگوں کے ارادے کبھی بھی نہیں ٹوٹنے دیتا۔ میرے اور آپ کے قائد جو عزم لے کر چلے ہیں اور جس یقین کے ساتھ چلے ہیں یقیناً وہ دن دور نہیں جب آمریت اپنی موت آپ مر جائے گی اور جمہوریت کی ایک نئی صبح طلوع ہو گی۔ڈکٹیٹر جتنا بھی ظلم کر لے لیکن ایک دن ضرور آئے گا جب ہمیشہ کے لئے یہ سیاہ رات ختم ہو جائے گی اور ہر طرف جمہوریت کی روشنی ہو گی اور اللہ کے فضل وکرم سے میرا، میرے قائد اور میری پارٹی کا جو منشور ہے آپ پاکستان کی تاریخ کے اوراق اٹھا کر دیکھ لیں کہ اس سے پہلے ایسا کوئی شخص نہیں آیا جس نے دو روپے کی روٹی فروخت کی ہو، جس نے تعلیم پر اتنا کثیر بجٹ خرچ کیا ہو، جس نے ہسپتالوں میں ادویات فری کی ہوں۔اللہ کے فضل وکرم سے ہم آج بھی پر عزم اور اس یقین کے ساتھ جدوجہد کرنے کے لئے نکلے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔جی احسن رضا خان! ذرا ٹائم کا خیال رکھنا۔

جناب احسن رضا خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

پیا ملن دی رت آوے تے نچے من دا مور
بیلے دی خوشبو مچایا ویہڑے ویہڑے شور
گھنگرو ٹٹ گئے دل نہ ٹٹا گھنگرو سن کمزور
بلھے شاہ اساں مرنا نہیں گور پیا کوئی ہور
(نعرہ ہائے تحسین)

معزز ممبران: مکرر، مکرر

MR. SPEAKER: Please no interruption. Carry on

جناب احسن رضا خان: آج کا دن ہمارے لئے، پورے پاکستان بلکہ عالم اسلام کے لئے ایک سیاہ ترین دن ہے کہ جس دن جمہوریت کا قتل کیا گیا کہ جس دن مزدوروں اور نوجوانوں کے حوصلوں کو پست کیا گیا۔ میں آج یقین سے کہتا ہوں کہ آج پورا ملک، پوری سولہ کروڑ عوام خون کے آنسو رو رہی ہے۔آج

آمریت کی پیداوار اور ان لٹیروں کا احتساب کرنے کے لئے پوری قوم کھڑی ہو چکی ہے۔ میں اپنے قائد میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف کو خراج تحسین پیش کروں گا۔ میں ان سے کہوں گا کہ میاں محمد نواز شریف کا ہر ورکر آج میاں نواز شریف بن کر اٹھے گا۔ میاں محمد شہباز شریف کا ہر ورکر میاں محمد شہباز شریف بن کر اٹھے گا اور انشاء اللہ ہم اس ملک سے آمریت اور آمریت کے پیروکاروں کو ختم کر دیں گے۔ آج دما دم مست قلندر ہو گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: رانا آصف صاحب۔ تشریف نہیں رکھتے۔ اب میں سوال put کرتا ہوں۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان آج آنے والے پی سی او سپریم کورٹ کے فیصلے کو جمہوریت پر شب خون تصور کرتا ہے۔ یہ ایوان آصف علی زرداری کے ایماء پر پی سی او ججوں کے ہاتھوں پنجاب کے منتخب وزیراعلیٰ کی نااہلی کو اتفاق رائے سے نہ صرف مسترد کرتا ہے بلکہ اس کی پُرزور مذمت بھی کرتا ہے۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ پی سی او کورٹ کی جانب سے نہ صرف پنجاب بلکہ پاکستان کے عوام کے mandate کی توہین کی گئی ہے اور جمہوریت کو پٹڑی سے اُتارنے کی مذموم کوشش کی گئی ہے۔ یہ ایوان مسلم لیگ (ن) کے صدر میاں محمد شہباز شریف، قائد پاکستان مسلم لیگ میاں محمد نواز شریف پر اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور انھیں پاکستان کے عوام کے دل کی آواز قرار دیتا ہے اور پاکستان میں جمہوریت، rule of law، آزاد عدلیہ کے لئے جاری جدوجہد کے سالار قرار دیتا ہے اور ان کی قیادت میں بھرپور جدوجہد کا عزم کرتا ہے"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(اس مرحلہ پر معزز اراکین نے نعرے لگائے)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ میرے خیال میں اب مجھے بھی بات کرنے دیں۔ kindly مجھے بھی بات کرنے دیں۔ معزز ارکان! مجھے بھی بات کرنے دیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! یہ جو موجودہ صورتحال پی سی او ججوں کے فیصلے کی وجہ سے صوبہ پنجاب میں بالخصوص اور پورے ملک میں بالعموم پیدا ہوئی ہے اس پر ہم نے پہلے بھی آپ سے درخواست کی ہے کہ یہ ہاؤس زیادہ دن چلنا چاہئے کیونکہ اس صوبے کے آٹھ کروڑ عوام کی امنگوں کا مالک یہ ایوان ہے۔ یہ

منتخب نمائندے اس صوبے کی تقدیر کا فیصلہ کریں گے۔اس صوبے کی تقدیر کا کوئی فیصلہ coy بوڑھا گورنر ہاؤس میں بیٹھ کر نہیں کر سکتا۔پی سی او ججوں یا ایوان صدر میں بیٹھے ہوئے کسی ڈان کے اشارے پر اس صوبے کی تقدیر کے فیصلے نہیں ہو سکتے تو اس لئے میری آپ سے گزارش ہے کہ یہ اجلاس اتنے دن چلنا چاہئے جب تک کہ یہ ہاؤس اس موجودہ صورت حال میں صحیح طور پر اس صوبے کی عوام کی خواہشات کے مطابق کوئی فیصلہ نہیں کرتا۔ میں ایک بات یہ بھی واضح کر دوں، ایمر جنسی لگانے والوں کو یہ بتا دوں کہ اگر انھوں نے کوئی ایسی سازش کی کہ کل انھوں نے اس ہاؤس کے معزز منتخب ممبران کو اس ہاؤس میں داخل ہونے سے کوئی رکاوٹ پیدا کرنے کی کوشش کی تو پھر اجلاس اس ہاؤس کی سیڑھیوں پر ہو گا اور وہاں پر جو احتجاج ہو گا اس کی تاب نہ یہ پی سی او جج لا سکیں گے اور نہ ان کے گماشتے لا سکیں گے۔اس ہاؤس سے وہ انقلاب پیدا ہو گا جو اس صوبے کو انشاء اللہ تعالیٰ اس چیز سے ہمکنار کرے گا، اس خواب کو شرمندہ تعبیر کرے گا جو ہمارے آباؤ اجداد نے دیکھا۔ صحیح جمہوریت کا rule of law کا اور آزاد عدلیہ کا خواب اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس منزل کو میاں محمد شہباز شریف اور میاں محمد نواز شریف کی قیادت میں پا کر رہیں گے۔

جناب سپیکر: جی، دیکھیں basically آج کا ایجنڈا law and order کا تھا۔چونکہ آپ نے یہ تحریک پیش کی تھی جس کی وجہ سے مجھے قواعد و ضوابط کے مطابق rules suspend کرنے پڑے۔تو اب law and order پر مزید بحث انشاء اللہ کل ہو گی اور کل مورخہ 26۔فروری 2009 دس بجے تک کے لئے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔